وہابی کون ہے؟

مولانا حکیم مطیع الحق صاحب

عظیم بک ڈپو دیوبند

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کتاب کے جملہ حقوق عظیم بک ڈپو کے نام محفوظ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ (قرآن)

(مفہوم آیۂ کریمہ)

بہت سے لوگ بغیر کسی علم و یقین و دلیل و برہان کے
محض اپنی ضد کی وجہ سے دینداروں اور اللہ والوں سے لڑائی جھگڑا کر کے
ان کو بدنام کرنیکی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

وہابی کون ہے؟

یہ معلوم کرنیکے لئے ملاحظہ کریں

عقائد وہابیہ نجدیہ اور

علمائے کرام دیوبند

تلخیص و ترجمہ

مولانا مطیع الحق دیوبندی

ملنے کا پتہ

عظیم بک ڈپو (جامع مسجد) دیوبند یوپی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس رسالہ کا متن "شہاب ثاقب" کا خلاصہ ہے جو حضرت الحاج الحافظ المولانا سید حسین احمد مدنیؒ صدر مدرس دار العلوم دیوبند کی تالیف منیف ہے۔

یوں تو مولانا مدنیؒ کی ذاتِ گرامی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن تمام صفاتِ عالیہ و فضائلِ کریمہ کا جامع و مرکز بنایا ہے جن سے وہ اپنے مخلص ترین بندوں کو نوازا کرتا ہے۔ لیکن آپ کی صفاتِ مکرمہ میں سب سے اعلیٰ و افضل صفت یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دربارِ مقدس میں سکونت کا شرف عطا فرمایا جس کا مقدس نام "مدینہ" ہے اور جس کی خاک پاک بھی ہر ایک ایماندار کی چشم بصیرت کیلئے سُرمہ ایمان افروز ہے، اور اس شرف و بزرگی کے علاوہ یہ سعادتِ عظمیٰ عطا فرمائی کہ ایک عرصہ مدید تک خاص مسجد نبویؐ اور روضۂ اقدس کے سامنے بیٹھکر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے رہے جو آپ کے کمالِ علمی کے علاوہ کمالِ مقبولیت کی دلیل ہے اس رسالہ کے مضامین کی تسہیل و تلخیص اور خطوط وحدانی میں مضامین مفیدہ اور حواشی ضروریہ کا اضافہ مولانا مدنیؒ کے خدام عقیدت کیش میں سے میرے ایک مخلص و مکرم عالم باعمل بھائی نے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو مقبول اور مسلمانوں کیلئے مفید فرمائے آمین

منیجر عظیم بک ڈپو دیوبند

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محمد بن عبد الوہاب[1] نجدی تیرھویں صدی کی ابتداء میں عرب کے صوبۂ نجد میں ظاہر ہوا اور چونکہ اس کے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ تھے اسلئے اُس نے سنّت والجماعت سے جنگ وجدال اور قتل وقتال کیا اور ان کو جبراً اپنے خیالات فاسدہ ماننے پر مجبور کرتا رہا۔ ان کے اموال کو مالِ غنیمت اور حلال سمجھا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب ورحمت شمار کرتا۔ اہل حجاز

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۷۹ پر ایک فتویٰ ہے۔ سوال۔ عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟ جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سُنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ اعلم

اس پر ہمارے اکثر مہربان اعتراض کرتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب کو "اچھا آدمی" کہدیا۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ اس شخص کے متعلق مختلف اور متضاد شہرتیں ہیں اُس زمانے کے بعض علماء کا خیال یہ تھا کہ اس کا مسلک علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ کے موافق تھا۔ چنانچہ علامہ سید محمود آلوسیؒ صاحب تفسیر روح المعانی نے جو اس زمانے کے جلیل القدر حنفی عالم اور بغداد شریف کے مفتی اعظم تھے اس کے متعلق یہی خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ مذہباً حنبلی تھا اور اس کے خلاف جو مذہبی پروپیگنڈہ کیا گیا ہے وہ غلط ہے وہ اسکو سیاسی شکست دینے کیلئے تھا لیکن اسی زمانے کے بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اُس کے عقائد وخیالات اچھے نہیں تھے چنانچہ شامی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ کو اوّل الذکر اطلاعات زیادہ باوثوق ذرائع سے پہنچیں۔ اسلئے انھوں نے اس کے متعلق یہی خیال ظاہر کر دیا۔ (باقی بر صـ۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو عموماً اور حرمین شریفین کے رہنے والوں کو خصوصاً اس ظالم نے سخت سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ سلف صالحین اور ان کے اتباع (ماننے والوں) کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے اس کے مظالم کی وجہ سے اکثر حضرات کو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ اور ہزاروں مخلص اور سچے مسلمان اس کی اور اس کی فوج شقی کے تیغ ستم سے شہید

(بقیہ صفحہ) چنانچہ جواب میں اسکو اچھا، کہنے کی وجہ بھی بتا دی ہے کہ میرے اس خیال کی بنیاد ان اطلاعات پر ہے کہ وہ حنبلی مذہب تھا۔ عامل بالحدیث تھا۔ شرک و بدعت سے لوگوں کو روکتا تھا اور جس شخص کے ایسے حالات ہوں اسکو یقیناً اچھا آدمی کہا جائے گا۔

مگر جب ان اطلاعات کے خلاف اطلاعات ملیں اور باوثوق ذرائع سے ملیں تو دیکھو ہمارے ہی حضرات نے حق واضح کرنے میں تامل نہ کیا۔ حضرت مدنیؒ کا یہ رسالہ نجدی اور نجدیوں کے متعلق کس قدر نفرت و حقارت کا اظہار کر رہا ہے۔ الغرض علامہ محمود آلوسیؒ حنفی مفتی بغداد اور حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اس شخص کے متعلق جو خیال ظاہر فرمایا وہ اُن خبروں کی بنا پر تھا جو انھیں پہنچیں۔ اور علامہ شامیؒ اور حضرت مدنیؒ نے جو اسکے خلاف خیال ظاہر فرمایا وہ بھی اُن اطلاعات کی بنا پر ہے جو انھیں پہنچیں۔ اور یہ اختلاف رائے بالکل عام چیز ہے دیکھئے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور دیگر علمائے امت ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اختلاف ہوا تمام علماء حضرت امام صاحب رحمۃ علیہ کو اہل سنت کا امام مانتے ہیں اور حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بعض چغلخوروں کی کچھ اطلاعات کی بنا پر حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف فتویٰ دیدیا جو غنیۃ الطالبین میں موجود ہے، لیکن ہمارا یقین ہے کہ یہ اختلاف فی الحقیقت مسلک کا نہیں تھا بلکہ اطلاعات کا تھا۔ (باقی بر صفحہ ۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم، ہائی، خونخوار اور فاسق ترین شخص تھا۔ اس وجہ سے اہل عرب[1] بالخصوص اور جملہ اہل اسلام بالعموم اس سے اور اس کے تمام ماننے والوں سے سخت نفرت اور بغض رکھتے ہیں اتنی نفرت اور بغض نہ قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے۔ نہ مجوس سے۔ نہ ہنود سے اور یقیناً وہ اور اس کے ماننے والے اس سے بھی زیادہ نفرت وحقارت کے مستحق ہیں۔ جس طرح تمام دنیا کے اہل سنت والجماعت اس طائفۂ خبیثہ سے نفرت اور ان کے عقائد خبیثہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔

(بقیہ صـ۴) اور ایسا ہی وہ اختلاف ہے، جو خود غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جلیل القدر عالم امام ابن جوزیؒ محدث اور دیگر علمائے امت حضرت قدس سرہ العزیز کو اکابر اولیاء اور سرتاج صوفیا مانتے ہیں اور علامہ ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب "تلبیس ابلیس" میں آپ کے متعلق سخت ترین الفاظ لکھ دیئے اور فتوے دیدیئے۔ پس یہ اختلاف حقیقتاً مسلک کا نہیں بلکہ اطلاعات کا ہے، کہ امام ابن الجوزیؒ کو بد باطن لوگوں نے حضرت غوث اعظمؒ کے متعلق غلط اطلاعات پہنچائیں ان علمائے حرمین شریفین کو علمائے دیوبند کے متعلق غلط اطلاعات پہنچا کر کفر کا فتویٰ لیکر حسام الحرمین میں شائع کر دیا جس کی تردید اور حقیقت "المہند" میں موجود ہے کہ انہی علمائے حرمین شریفین نے اپنی ناواقفیت اور غلط اطلاعات پر اظہار افسوس کیا۔ بعینہ حضرت گنگوہیؒ نے بھی اسیطرح اطلاعات کی بنا پر اسکو "اچھا آدمی" لکھدیا اسکو برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے اگر تم اسکے متعلق "برا آدمی" ہی سننا چاہتے ہو تو حضرت گنگوہیؒ کے ایک روحانی فرزند جاں نثار خادم تلمیذ رشید اور مرید عقیدت مند یعنی مولانا مدنیؒ کی زبان مبارک سے سن لو ۱۲۔

[1] فاضل بریلوی نے علمائے حرمین شریفین کے سامنے ہمارے علماء کو "وہابی" اسی لئے ظاہر کیا تاکہ ان حضرات کو زیادہ نفرت اور عداوت پیدا ہو ۱۲ ؎

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الحمد للہ علمائے دیوبند کو بھی ان سے ایسی ہی نفرت و مخالفت ہے چنانچہ ہم ذیل میں بطور نمونہ وہابیہ نجدیہ لکھ کر اکابر دیوبند کے عقائد و ارشادات تحریر کرتے ہیں۔ تاکہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ حضرات علمائے کرام دیوبند کو۔ وہابی، کہنا کس قدر بڑا ظلم، بہتان اور افتراء اور کذب خالص ہے۔

عقائد وہابیہ نجدیہ

(۱) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مقلدین کی شان میں الفاظ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے مسائل میں اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ عرب کے وہابی اگرچہ حنبلی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مسائل میں ان کا عمل حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہرگز نہیں۔ بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق جس مسئلہ کو حدیث کے خلاف پائیں گے فوراً چھوڑ دیں گے، اور ہندوستان کے غیر مقلدوں کی طرح وہ بھی اکابر امت کی شان میں گستاخی و بے ادبی کے الفاظ استعمال کرنیکے عادی ہیں۔

(۲) نجدیہ اور اس کے متبعین کا ابتک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی فقط اسی زمانے تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے، بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں اور موت کے بعد ان کی زندگی عام مومنین کی طرح برزخی زندگی ہے، چنانچہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ایسے کریہہ اور ناشائستہ الفاظ لکھتے اور بکتے ہیں کہ جن کا زبان پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لانا بھی جائز نہیں۔

(۳) شانِ نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلواۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی و بے ادبی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور خود کو ذاتِ پاک صاحبِ لولاک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر و مماثل خیال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت صرف زمانۂ تبلیغ (عرصۂ نبوت) کی ہے اور اپنی شقاوتِ قلبی وضعفِ اعتقادی کی وجہ سے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ دنیا کو ہدایت دینے والے ہم ہیں، ان کا خیال فاسد یہ ہے کہ رسول مقبول علیہ الصلواۃ والسلام کا اب ہمارے اوپر کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان ہے اور وفاتِ مبارک کے بعد ذاتِ پاک سے توسّل ناجائز اور کفر کہتے ہیں۔ اور بھی اس قسم کی لغویات بکتے ہیں کہ گوشِ مومن انکے سننے کی تاب بھی نہیں لاسکتا

(۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آستانۂ شریفہ کی حضوری اور روضۂ اطہر کی زیارت کو یہ بدنصیب بدعت اور حرام کہتے ہیں، زیارت روضۂ پاک کی نیت سے سفر کرنا حرام سمجھتے ہیں اور بعض کمبخت تو اس مبارک و مقدس مقصد کیلئے سفر کرنا معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کے برابر کہتے ہیں، فلعنۃ اللہ علیہم، اگر بلا قصد و ارادہ مسجد نبوی میں پہنچ جائیں تو صلواۃ والسلام پڑھنا تو درکنار اُس طرف متوجہ ہو کر دعا تک نہیں کرتے۔

(۵) وہابیہ خبیثہ نداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حرام اور شرک کہتے ہیں۔ اور الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو قطعاً ناجائز کہتے ہیں، اور حرمین شریفین کے رہنے والے سعید و محترم بزرگوں کو جن کا محبوب ترین مشغلہ یہی صلواۃ وسلام ہے یہ لوگ بہت بُرا بھلا کہتے ہیں۔

(۶) اشغال باطنہ و افعال صوفیہ مراقبہ وغیرہ اور پیری مریدی کو بدعت ناجائز اور تقریباً حرام کہتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۷) وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف علوم شریعت ہیں اور (معاذ اللہ) دیگر تمام علوم کی ذاتِ مجمع الصفات سے نفی کرتے ہیں۔

(۸) وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلواۃ والسلام ودرود بر خیر الانام علیہ الصلواۃ والسلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ شریف وغیرہ کے پڑھنے اور ورد بنانے سے سخت منع کرتے ہیں اور نہایت قبیح ومکروہ جانتے ہیں۔ اور قصیدۂ بردہ شریف کے بعض اشعار کو شرک کہتے ہیں،

یا اشرف الخلق مالی من الوذ بہ ٭ سواک عند حلول الحادث العمم

(۹) وہابیہ ذکر ولادت باسعادت حضور سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کو بدعت وقبیح کہتے ہیں اور اسی طرح اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اذکار کو بھی بُرا جانتے ہیں۔

(۱۰) وہابیہ بجز اپنے ایک فرقہ ضالّہ کے اور جملہ مسلمانانِ عالم کو مشرک وکافر کہتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کو قتل کرنا اُن کا مال واسباب چھیننا حلال جائز بلکہ واجب سمجھتے ہیں۔

عقائد واعمال حضرات علمائے دیوبند

کثّر اللہ تعالیٰ سوادہم وسوّد اللہ تعالیٰ وجوہ اعدائہم

(۱) علمائے دیوبند بفضلہ تعالیٰ جملہ مسائل اصولیہ اور فروعیہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد ہیں۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے ایک امام کی تقلید کو واجب کہتے ہیں۔ چنانچہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے لطائف قاسمیہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے الاقتصاد میں اس مسئلہ کو بالوضاحت لکھا ہے
وہابیہ نے جس وقت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے مقلدین پر چند
مسائل میں زبان درازی کی تو حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی
رسالے جواب میں تحریر فرمائے۔ ھدایۃ المعتدی فی الانصاف للمقتدی میں
قرأت فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر محققانہ گفتگو فرما کر مخالفین کے دلائل کے
ضعف کو اس پختگی سے ظاہر کیا جس سے مخالفین بھی حیران رہ گئے السلی
النجیح فی عدد رکعات التراویح میں وہابیہ کے اُن دلائل کا دندان شکن جواب
دیا جو مسئلہ تعداد تراویح میں وہ پیش کر کے بیس رکعات کیلئے بدعت عمریؓ
وغیرہ جیسے الفاظِ شنیعہ استعمال کرتے ہیں۔

اس رسالہ میں حضرت مولانا نے مذہب حنفیہ کو نہایت وضاحت کے ساتھ
عیاں کر کے یہ ثابت کیا کہ جو لوگ بیس رکعت تراویح کو بدعت کہتے ہیں وہ
فی الحقیقت صراطِ مستقیم پر نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ
علیہ نے الکلام فی الانصاف خلف الامام لکھ کر فاتحہ خلف الامام کے خلاف
براہین قاطعہ و ساطعہ سے مذہب حنفیہ کو ثابت کیا۔ مسئلہ تراویح میں بھی
دو رسالے مصباح التراویح اور الحق الصریح تحریر فرمائے۔ اسی طرح وہابیہ
اور حنفیہ کے مختلف فیہا مسائل میں ان حضرات نے متعدد رسالے لکھے ہیں
اور مذہب حنفیہ کی پوری پوری حمایت کی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں اکثر مقامات پر حضرت مولانا گنگوہیؒ نے طائفہ
وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا ہے اور ان کے اقتدا کو مکروہ کہا ہے
کیونکہ سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی
کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔

انہی حضرات کے فیض عام کا ثمرہ ہے جو آج ہندوستان میں اس پُرآشوب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زمانے میں مسلمان عقائد اسلام و اہل سنّت کے حامی نظر آتے ہیں۔ ورنہ دہریت نیچریت بدعت و ضلالت کی وہ ہوا چل رہی ہے کہ جس نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کو اسلامی تعلیمات سے منحرف اور برگشتہ کر دیا۔

اس زمانے میں جب کہ ہر شخص خود کو شافعی اور ابو حنیفہ (رحمہما اللہ) کے برابر سمجھ بیٹھا ہے۔ فتویٰ دینے اور مسائل میں اپنی رائے سے اجتہاد کرنے میں مطلقاً دریغ نہیں کرتا۔ انہی حضرات کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ کہ سنّت سنیہ پر لوگ الحمد للہ قائم ہیں۔ اور بدعتِ سیئہ سے تنفر موجود ہے۔ مدرسین و مبلغین علم دین انہی حضرات کی بدولت حمایت شرع متین و دین مبین میں راسخ القدم و مستقل مزاج ہیں اور انہی حضرات کی تعلیماتِ مقدسہ کی برکت ہے کہ علم طریقت و تصوف کا چمن بدعت و ضلالت کے خار و خس کے بغیر سرسبز و شاداب ہے۔

(۲) حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارے سب حضرات کا عقیدہ وہابیہ کے خلاف بالکل وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل سنّت والجماعت کا ہے، حضرت مولانا نانوتویؒ نے دو سو صفحات کی ایک ضخیم کتاب مسمیٰ بہ آبحیات صرف اسی موضوع پر تحریر فرما کر حیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا ہے، جس کی تمہید کا یہ فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلّہ کشوں کے عزلت گزیں ہیں جیسے اُن کا مال قابل اجرائے میراث نہیں ہوتا۔ ایسے ہی آپ کا مال بھی محل توریث نہیں۔" اور اختتام کتاب کا یہ فقرہ "جیسے بوجہ استوائے خداوندی عرش اعظم صدمۂ قیامتِ کبریٰ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ استثناء الا من شاء اللہ میں اس کو داخل رکھا ہے۔ ایسے ہی جسدِ اطہر حضرت حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدمۂ قیامتِ صغریٰ یعنی موت سے مصئون و محفوظ ہے۔ یعنی بوجہ موت اجساد اموات

مستعد فساد ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے چند روز میں پھول پھٹ کر گل سڑ کر خاک میں مل جاتے ہیں اجسادِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ مستعد فساد ہوئے نہ فاسد ہوئے۔ بلکہ زیر پردۂ خاک بشہادت احادیث صحیحہ سالم موجود ہیں اسی وجہ سے جیسے خدا کا کوئی وارث نہیں ہونا چاہئے (وارث بعد موت) ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی وارث اس وجہ سے نہیں کہ وہ حیّ لایموت ہے، اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کوئی وارث نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبر انور میں زندہ تشریف فرما ہیں اثباتِ مدعا کیلئے کافی ہیں۔

اس کے علاوہ جو جو دلائل حیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فضائل ذاتِ ستودہ صفات سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کتاب میں بیان فرمائے ہیں وہ مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کتاب کی وجہ تالیف وتسمیہ میں تحریر فرماتے ہیں" یوں مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالہ کا نام آبحیات رکھا جائے۔ دل میں یہ ٹھان کر قلم اٹھایا اور یہ ٹھیرائی کہ شروع تو خدا کے گھر سے کیجئے اور بن پڑے تو بوسہ گاہِ عالم درِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام کو پہنچا دیجئے تاکہ ابتدا انتہا دونو مبارک ہوں

الغرض ہمارے جملہ اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ پر نہایت شد و مد سے متفق ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالعموم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص روضۂ اطہر میں زندہ تشریف فرما ہیں۔

اُن تمام کتابوں کے اقتباسات جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں اگر درج کئے جائیں تو یہ رسالہ بہت طویل ہو جائے جسکو دیکھنا ہو وہ آب حیات ہدیۃ الشیعہ اجوبۂ اربعین لطائف قاسمی اور زبدۃ المناسک وغیرہ دیکھ لے۔

(۳) تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جملہ حضرات حضور پُر نور صلی اللہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علیہ وسلم کو ہمیشہ سے ہمیشہ تک کیلئے واسطہ فیوضات الٰہیہ ومیزاب رحمت ۔ نامتناہیہ مانتے ہیں۔ اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابتک دنیا پر جو جو رحمتیں ہوئیں اور آئندہ جس قدر جس جس پر جس قسم کی بھی رحمت ہوگی ان تمام میں ذات پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح واسطہ ووسیلہ ہے جیسے آفتاب سے نور چاند میں اور چاند سے ہزاروں آئینوں میں غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ دنیا اور تمام مخلوقات کے تمام تر کمالات کا سبب اصلی وواسطہ حقیقی ہے یہی معنی ہیں لولاک لما خلقت الافلاک۔ اور۔ اول ماخلق اللہ نوری۔ اور۔ انا نبی الانبیاء وغیرہ کے اس احسان وانعام عام میں جملہ عالم شریک ہے۔ علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ارواح مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جسکی وجہ سے آپ باپ روحانی جملہ مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مومنین کو عام ہے۔ علاوہ اسکے مومنین امت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اسکے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ اور امم کے مومنین کو نہیں۔ حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ آبحیات حضرت مولانا نانوتوی کا۔ ونیز رسالہ قبلہ نما واجوبہ اربعین وتحذیر الناس وغیرہ دیکھئے، پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر خلوص وعقیدت ومحبت ذات پاک مصطفوی سے ان حضرات کو ہے اور کیسے اعلیٰ درجہ کی عظمت وفخامت اُن کے قلوب میں بھری ہوئی ہے قصیدہ بہاریہ میں ہے جو کہ نعت حضور سرور کائنات علیہ السلام میں حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور قصائد قاسمی میں شائع ہو چکا ہے کس تعظیم کے اور خلوص کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو سب کو نقل کرتا۔ اس لئے بعض اشعار پر قناعت کرتا ہوں۔ ؎

تو فخر کون ومکاں زبدہ زمین وزماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار !

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو بوئے گل ہے اگر گل ہیں اور سارے نبی — تو نورِ دید ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود — بجا ہے تمکو اگر کہیئے مبدء الآثار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار
سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک — خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمین اور آسمان ہموار
گرفت ہو تو ترے ایک بندہ ہونے میں — جو ہو سکے تو خدائی کا اک ترے انکار

غرض کہ نہایت تعظیم و تکریم کے کلمات استعمال فرما کر فرماتے ہیں ؎

خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے — تو جسقدر ہے بھلا میں برا اسی مقدار
نہ پہنچے گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی — مرے بھی عیب شہ دوسرا شہِ ابرار
یہ سن کے آپ شفیع گنہگاراں ہیں — کئے ہیں میں نے اکٹھے گنا ہو کے انبار
کفیلِ جرم اگر آپ کی شفاعت ہو — تو قاسمی بھی طریقہ ہو صوفیوں میں شمار
گناہ کیا ہیں اگر کچھ گنہ کئے میں نے — تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار

بوجہ خوف طوالت تمام قصیدہ کو نہیں لکھا تھا۔ مگر اہلِ فہم سمجھ گئے ہوں گے کہ مولانا کو کس قدر عقیدت و محبت اور عشق ذاتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور کس قدر تعظیم آنحضرت علیہ السلام کی اُن کے قلب انور میں بھری ہوئی ہے۔ فی الحقیقت یہ قصیدہ نہایت سچا اور پاکیزہ واقع ہوا ہے کہ جسکو دیکھتے ہی حرزِ جان کرنے کو بے اختیار جی چاہتا ہے۔

حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز زبدۃ المناسک صـ۵۶ میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے ہیں، اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے پھر جب درخت و ہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے جب عمارت وہاں کی نظر آویں تو درود پڑھ کر کہے اللھم ھذا حرم نبیك فاجعله وقایة لی من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو اور کپڑا پاک صاف اچھا لباس پہنے اور نئے کپڑے ہوں تو بہتر اور خوشبو لگائے اور پہلے سے پیادہ ہولے اور خشوع اور خضوع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کرے اور عظمتِ مکان کی خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا چلے۔ جب مدینہ مطہرہ میں داخل ہو کہے رب ادخلنی الخ اور ادب اور حضورِ قلب اور دعا اور درود شریف بہت پڑھے۔ وہاں جابجا موقع قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے۔ فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے کھروں سے اس سرزمین کو پامال کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اس کے نصیب کی۔ پھر روضہ کے پاس حاضر ہو۔ اور باادب تمام اور خشوع سے کھڑا ہو اور زیادہ قریب نہ ہو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ محلِ ادب اور ہیبت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کئے ہوئے تصور کرے اور کہے السلام علیك یا رسول اللہ الخ اور بہت پکار کر نہ بولے آہستہ خضوع اور ادب سے بنرمی عرض کرے۔ انتہیٰ کلامہ الشریف۔

اب اس عبارت میں غور کریں کہ کس قدر ادب اور ہیبت اور تعظیم حضور سرورِ کائنات علیہ السلام کی لفظ لفظ سے ٹپکتی ہے اور کس طرح لوگوں کو ہدایت آنحضرت علیہ السلام اور آپ کے آثار کی تعظیم و تکریم کی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے ہیں اور زیارت آنجناب باعثِ نجات از دوزخ و سوءِ حساب وغیرہ سمجھتے ہیں اس تمام عبارت میں مخالفت وہابیہ بات بات سے ظاہر ہے نہ وہ اس قسم کی باتیں کہتے ہیں اور نہ ان کا عقیدہ ہے۔

نیز لطائف رشیدیہ ص۲۳ میں دربارہ استعمال لفظ بت یا صنم یا آشوب ترک یافتہ عرب بہ نسبت حضور کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ الفاظِ قبیحہ۔ بولنے والا بوجہ معانی حقیر مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ایہام گستاخی و اہانت و اذیت ذاتِ پاک حق تعالیٰ شانہ در جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ حق تعالےٰ نے لفظ۔ راعنا بولنے سے منع فرمایا اور انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا الخ

اس بحث کو نہایت بسط کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور جن الفاظ میں ایہام گستاخی و بے ادبی ہوتا تھا اُن کو بھی باعثِ ایذاء جناب رسالتمآب علیہ السلام ذکر کیا اور آخر میں فرمایا کہ بس ان کلماتِ کفر کے بکنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے۔ اگر مقدور ہو۔ اور اگر باز نہ آوے قتل کرنا چاہیئے۔ کہ موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ انتہیٰ کلامہ الشریف۔

اب آپ غور فرمائیں کہ کس طرح حضور علیہ السلام کی تعظیم کرنیکی ہدایت اس زمانہ بعد وفات ظاہری میں فرمائی اور الفاظِ موہومہ کو بھی باعثِ کفر قرار دیا کیا یہی طریقہ وہابیہ کا ہے کیا یہی خیال نجدیہ کا ہے۔ ہرگز نہیں۔ جس کا جی چاہے ان کے الفاظ ان کے کلمات زبانی یا تحریرات سے سُنے کہ کس قدر گستاخی اور بے ادبی ان کی گفتگو میں پائی جاتی ہے۔ یہ جملہ حضرات رحمۃ اللہ عنہم جس قدر ادب و تعظیم واجب بہ نسبت حضور علیہ السلام جائز اور کرتے ہیں کوئی طائفہ روئے زمین پر آج اس درجہ پر نہیں۔ جناب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل برابر اونٹ پر سوار نہ ہوئے حالانکہ اونٹ اُن کی سواری کا موجود تھا اور خالی رہا۔ پیر میں زخم پڑ گئے تھے کانٹے لگتے تھے۔ پتھروں نے ٹھکرا ٹھکرا کر حال دگرگوں پاؤں کا کر دیا تھا تمام عمر کیمخت[1] کا جوتہ اس وجہ سے کہ قبۂ مبارک سبز رنگ کا ہے نہ پہنا۔ اگر کوئی ہدیہ لے آیا تو کسی دوسرے کو دیدیا اُن کے احوال اگر اتباع سنت اور افعال غلبۂ محبت نبوی کے ذکر کئے جاویں تو دفتر بھی کافی نہ ہوں، ان اشعار سے عاقل اندازہ کر سکتا ہے۔ ؎

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے — کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے ترے پھریں — مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھکو مور و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب ترے — کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اُڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ — کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار
دیے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا — کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بنکے غبار
مگر نسیم مدینہ ہی گرد باد بنا — کشاں کشاں مجھے لیجا جہاں ہے تیرا مزار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی ہاں رہے لیکن — خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیر غمِ عشق کا مرے دل میں — ہزار پارہ ہو دل خون دلمیں ہو سرشار
لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جسکی — جلا دے چرخِ ستمگر کو ایک ہی جھنکار
صدائے اطرِ قیامت ہو اپنا اک نالہ — بجائے برق ہو اپنی ہی آہ آتش بار
چبھے کچھ ایسی میرے نوکِ خارِ غم دلمیں — کہ چھوٹے آنکھوں کے رستہ سے اک لہو کی نہار
یہ ناتواں ہوں غمِ عشق سے کہ جائے نکل — ذرا بھی جان کو اوپر کا سانس دے جو سہار
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا — کہ آنکھیں چشمۂ آبی ہیں اور دل ہے غبار

---

[1] سبز رنگ ۱۲

یہ لاغری ہو کہ جانِ ضعیف کو دم نقل نہ ہو سکے ساتھ اٹھانا بدن کا کچھ دشوار

حضرات ان اشعار کے مضامین پر غور فرمائیں کہ کس قدر محبت واخلاص وعقیدت بات بات سے ٹپکتی ہے گویا کہ محبت خاتم المرسلین علیہ السلام میں چور چور ہیں اس قدر منہمک ہیں کہ ماسوا کی خبر نہیں رگ وپے میں اُن کا اخلاص سرایت کئے ہوئے ہے، کیا یہی حالت وہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات اُن کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں۔ ہرگز نہیں وہ خبثاء اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بد دینی وشرک خیال کرتے ہیں ان مضامین کو واہیات وخرافات میں مندرج کرتے ہیں۔

زبان سے دعویٰ محبت سہل ہے مگر بدن کے روئیں روئیں اور جسم کی بوٹی بوٹی اور پٹھے پٹھے سے اس کا ظاہر ہونا کارے دارد۔

حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کے حالات جنہوں نے مشاہدہ کئے ہیں۔ وہ بیشک آپ کی محبت مصطفویہ اور تعظیم احمدی کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ ہم چند باتیں چشم دید کہ جن سے اکثر حضرات واقف ہونگے بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولانا کے یہاں تبرکات میں حجرہ مطہرہ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا بروز جمعہ کبھی کبھی حاضرین وخدام کو جب اُن تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچہ خود اپنے دستِ مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اوّل اپنی آنکھوں سے لگاتے اور منہ سے چومتے تھے پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور اُن کے سروں پر رکھتے۔ اس امر کو ہزاروں نے ملاحظہ کیا ہوگا۔ بھلا یہ امر وہابیہ کے نزدیک بدعت وحرام نہیں تو کیا ہے۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت وحفاظت سے رکھی جاتیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور اوقاتِ مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضّار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم و ادب سے ایسی طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمتِ غیر مترقبہ اور اثمارِ جنّت ہاتھ میں آگئے ہیں۔ حالانکہ بصرہ و سندھ وغیرہ کی کھجوریں ہمیشہ آتی رہتی تھیں مگر ان کی وقعت اس سے زیادہ ہرگز نہ تھی کہ جملہ میووں میں سے یہ بھی ایک میوہ ہے،

مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے۔ ان کو ہاون دستہ میں کوٹ کر نوش فرماتے مثل چھالیوں کے کترواکر لوگوں کو استعمال کرنیکی ہدایت فرماتے۔

احقر ماہ ربیع الاول ۱۹۱۳ء میں ہمراہ بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلی ہی حاضری میں حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریف اعلیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں۔ چونکہ وہ احقر کے پاس موجود تھی۔ اسلئے باادب ایستادہ پیشکش خدمتِ اقدس کی، تو نہایت وقعت اور عظمت سے قبول فرما کر سُرمہ میں ان کو ڈلوایا اور روزانہ بعد از عشاء خوابِ استراحت فرماتے وقت اتباعاً للسنۃ اس سُرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ اس قصّہ سے عام خدام واقف ہیں۔

بعض مخلصین نے کچھ کپڑے مدینہ منوّرہ سے خدمتِ اقدس میں تبرکاً ارسال کئے۔ حضرت نے نہایت تعظیم اور وقعت کی نظر سے ان کو دیکھا اور شرفِ قبول سے ممتاز فرمایا۔ بعض طلبۂ حضّار مجلس نے عرض بھی کیا کہ حضرت اس کپڑے میں کیا برکت حاصل ہوئی یورپ کا بنا ہوا ہے تاجر مدینہ میں لائے وہاں سے دوسرے لوگ خرید لائے اس میں کوئی وجہ تبرک ہونے کی نہیں معلوم ہوتی حضرت نے شبہ کو رد فرمایا اور یوں فرمایا کہ مدینہ منوّرہ کی اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو ہوا تو لگی ہے اسی وجہ سے اسکو یہ اعزاز اور برکت حاصل ہوئی۔

پس خیال کرنے کی بات ہے کہ جس شخص کا محبتِ نبویؐ میں یہ حال ہو کہ دیارِ محبوب کی گٹھلیاں اور خاک جو کہ محبوب کے روضہ کے ارد گرد برائے چندے آپڑی ہو (کیونکہ قبر مبارک تک بوجہ دوسری دیواروں کے جملہ اشیاء کا پہنچنا محال ہے) اس عظمت سے رکھی جاوے اور وہ چیزیں کہ جن کو کفار نے دار الکفر میں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہو فقط دیارِ محبوب کے چند روزہ ہوا کھانیکی وجہ سے تبرکِ عظیم بن جاویں۔

اگر قصہ مجنوں بنی عامر جیسا نہیں تو کیا ہے۔ وہ اگر سگِ کوچۂ لیلیٰ پر فدا تھا تو یہ خاکِ کوچۂ اطہر مصطفویؐ پر جاں نثار۔ وہ اگر بوجہ غلبۂ محبتِ لیلیٰ بے اختیار تھا تو یہ بوجہ عشق مصطفویؐ بیقرار ہیں۔

کہاں ہیں بدنصیبانِ جہاں کہاں ہیں عیارانِ بے ایمان آئیں دیکھیں تو سہی کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا ہے۔ کیا وہ ایسے خیالات وعقائد رکھتے ہیں ہرگز نہیں خود احقر کا مشاہدہ ہے کہ تین دانے ان کھجوروں کے جو صحنِ خاص مسجدِ نبوی میں نصب ہیں اُسی سال لاکر حضرتِ اعلیٰ کی خدمت میں پیش کئے تھے اسکی حضرت نے اس قدر وقعت فرمائی کہ نہایت اہتمام سے ان کے ستر سے کچھ زائد حصے فرماکر اپنے اقربا ومخلصین ومحبین میں تقسیم فرمائے اور اپنا بھی اُن میں ایک حصہ قرار دیا۔

صاحبو! ہزاروں مدّعین محبت سے احقر کو ملاقات کی نوبت آئی اور وہ خاص کھجوریں اُن کو دی گئیں لیکن کسی کو اس اخلاص وعظمت کے ساتھ لیتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا۔

حجرۂ مطہرۂ نبویہ کا جلا ہوا زیتون کا تیل وہاں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مخلصین نے ارسال کیا تھا۔ حضرت نے باوجود نزاکت طبعی کے جس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی حالت عام لوگوں پر ظاہر ہے اس کو پی ڈالا۔ حالانکہ اولاً زیتون کا تیل خود بے مزہ ہوتا ہے۔ ثانیاً بعد جلنے کے اس میں اور بھی تغیر ہو جاتا ہے طبائع کثیفہ بھی ایسے کام پر جرأت نہیں کرتیں۔ چنانچہ مشاہدہ ہے اور جو اقدام کرتا بھی ہے تو آنکھیں اور بھویں چڑھا کر اور حیل وطرق استعمال کر کے۔ مگر واہ رے عاشقِ سیدالرسل وشیدائے خاتم الانبیاء علیہم السلام باوجود اس نزاکت ونظافت کے پیشانی پر بل بھی نہ پڑنے دیا گویا کہ نہایت خوشگوار لذیذ چیز نوش فرما رہے ہیں۔

خود احقر نے سوال کیا کہ بعد چالیس روز کے حالی شریف میں اندرون حجرۂ مطہرہ اہلِ مدینہ بچوں کو داخل کرتے ہیں۔ اور خادم روضۂ مطہرہ ان کو لیجا کر سامنے روضۂ اقدس کے قبلہ کی طرف لٹا دیتا ہے، اور دعا مانگتا ہے یہ فعل کیسا ہے تو آپ نے استحسان فرمایا اور پسند کیا۔

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ کیا وہابیہ خبیثہ ان افعال کو جائز کہتے ہیں۔ کیا ان کو وہ شرک وکفر وبدعت وغیرہ نہیں کہتے۔ اسی وجہ سے ہم نے اپنے بچوں کو بھی مدینہ میں بارہا حجرۂ مطہرۂ نبویہ میں داخل کیا ہے ایک مرتبہ احقر نے دوبارہ اس قصہ کے جو کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے منقول ہے۔ دریافت کیا کہ بعض کتب میں دیکھا ہے کہ امام صاحبؒ خانہ کعبہ شریف میں ایک شب داخل ہوئے اور تمام رات ایک پیر پر کھڑے ہو کر پورا قرآن شریف ختم فرمایا اور بعد میں یہ الفاظ اَللّٰھُمَّ ما عرفتُکَ حق معرفتک وما عبدتک حق عبادتک پس اس کے ظاہری معنی پر انکار فرمایا اور فرمایا کہ خداوند کریم جل وعلیٰ شانہ کا مرتبہ تو نہایت اعلیٰ ہے ہم بنی آدم تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی معرفت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اُن کی ذاتِ پاک سے ایک قسم کی مجانست ومقاربت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

متحقق ہے پس جناب باری عزاسمہ کی معرفت کا حق معرفت کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ جب کہ خود سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام ماعرفناک حق معرفتک[1] فرماتے ہیں۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کی تاویل علماء نے کتب تراجم میں ذکر کی ہے، اس جواب سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہرگز مولانا اور اُن کے متبعین کا عقیدہ بہ نسبت حضرت سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کے وہ نہیں کہ جو وہابیہ خبیثہ رکھتے ہیں ورنہ اس قول کے کیا معنی ہوں گے اور ان افعال کے جو کہ غایتِ اخلاص و محبت پر دال ہیں۔ کیا صورت ہوگی۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ جملہ حضرات ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام کو باوجود افضل الخلائق و خاتم النبیین ماننے کے آپ کو جملہ کمالات کیلئے اہلِ عالم کے واسطے واسطہ مانتے ہیں یعنی جملہ کمالات خلائق علمی ہوں یا عملی نبوت ہو یا رسالت صدیقیت ہو یا شہادت سخاوت ہو یا شجاعت علم ہو یا مروّت فتوّت ہو یا وقار وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ اولاً بالذات آپ کی ذات والاصفات جناب باری عزّشانہ کی جناب سے متصف کی گئی اور آپ کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا جیسے کہ آفتاب سے نور قمر میں آیا اور قمر سے نور ہزاروں آئینوں میں بلکہ وجود جو کہ اصل جملہ کمالات کی ہے۔ اسکی نسبت بھی ان حضرات کا یہی عقیدہ ہے،

اس مضمون کو نہایت تفصیل سے آبحیات[2]۔ قبلہ نما۔ اجوبہ اربعین ۔

---

[1] اے اللہ میں نے تیری معرفت کا حق ادا نہیں کیا۔ اور نہیں عبادت کی جیسا کہ تیری عبادت کا حق ہے ۱۲ [2] یہ جملہ مسائل حضرت امام المحققین مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز کی تصانیف سے ہیں ۱۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تحذیر الناس وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی واسطے براہین قاطعہ میں صاف تصریح کر دی گئی ہے، کہ کمالات روحیہ میں کوئی شخص حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مماثل اور مقارب ہو ہی نہیں سکتا اور نہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور درحقیقت کمالات تو کمالات روحی ہیں جیسا کہ حقیقتِ انسان روح ہے اور یہ جسم خاکی تو تاب اور غلاف آدمی ہے، مدار فضائل کا عقلاء کے نزدیک انھیں کمالات روحی پر ہے۔ جسمی پر نہیں پس اعتبارِ جسم اطہر کے اگرچہ آپ اولاد آدم اور بنی آدم ہیں لیکن باعتبارِ روح کے سب کے امام اور باپ ہیں باوجود اس کے بہ نسبت حضرت علیہ السلام کے جملہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ان کو کمالاتِ جسمیہ میں بھی خلائق میں یکتائی تھی اور ہے چنانچہ قصیدہ نعتیہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بخوبی ظاہر ہے مگر اشتراکِ جسمی اور نوعی بشری سے انکار بھی کسی طرح جائز نہیں۔ یہی عقیدہ محققین اہلِ سنّت والجماعت کا ہے۔ وہابیہ ان مضامین کے پاس بھی نہیں پھٹکتے ہیں اعتقاد کجا۔

اس قسم کے مضامین ان اکابر کی تحریرات میں جابجا مسطور ہیں لیکن ظالمین ان کو چھپا کر اپنے مقصد رؤیہ کے حاصل کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ بوجہ تطویل عبارت کے زیادہ نقلیں میں عرض نہیں کرتا ہوں۔ جس سے وہابیہ کے خیالات وعقائد پر نظر ڈالی ہوگی واضح طور پر معلوم کر لیگا کہ مثل اس عبارات کے ہرگز وہابیہ کا عقیدہ نہیں وہ اس قسم کے عقائد کو ضلال سے کم شمار نہیں کرتے یہ مقدس اکابر ہمیشہ اولیائے کرام وانبیاء عظام سے توسل کرتے رہتے ہیں اور اپنے مخلصین کو اس کی ہدایت کرتے رہتے ہیں جسکو وہابیہ مثل شرک ناجائز وحرام جانتے ہیں۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ طویلہ دو بار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

توسل مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ تحریر فرمایا ہے جو کہ امداد السلوک کے آخر میں و نیز دیگر رسائل میں شائع ہو چکا ہے اگر جملہ اشعار کو نقل کیا جاویگا تو طویل ہو جاویگا۔ اختصاراً چند شعر اخیر کے ذکر کرتا ہوں ؎

بحقِ مقتدائے مقتدایان — حسن بصری امام پیشوایان
بحقِ شیرِ یزداں شاہِ مردان — در علمِ لدنی فیضِ رحمان
خلیجِ بحرِ رحمت منبعِ فیضے! — تجلی گاہِ یزداں مطلعِ فیض
علی ابن ابی طالب کہ خورشید — بنورِ خاک پائے او در خشید
بحقِ آنکہ او جانِ جہان است — فدائے روضہ اش ہفت آسمان ست
بحقِ آنکہ محبوبش گرفتی — برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی ز جملہ عالم آں را — بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی از ہمہ گلہا تو او را — نمودی صرف او ہر رنگ و بو را
ہمہ نعمت بنام او نمودی — دو عالم را بکام او نمودی
بآں کو رحمۃ للعالمین ست — بدرگاہت شفیع المذنبین ست
بحقِ سرورِ عالم محمدؐ — بحقِ برترِ عالم محمدؐ
بذاتِ پاک خود کان اصل ہستی ست — ازو قائم بلندیہا و پستی ست
مثال او نہ مقدور جہان ست — کہ گنجش برتر از کون و مکان ست

دلم از نقش باطل پاک فرما
براہِ خود مرا چالاک فرما الخ

برائے خدا آپ انصاف فرمائیں کہ آیا وہابیہ اس قسم کے الفاظ کہنا جائز رکھتے ہیں یا نہیں؟ جو حضرات پورے قصیدہ پر نظر فرمائیں گے۔ وہ بخوبی معلوم کرلیں گے یہ اکابر بالکل از سرتا پا مخالف و مباین عقیدہ وہابیہ کے ہیں۔ اُن کے نزدیک توسل انبیائے علیہم السلام جائز نہیں اولیاء سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو درکنار پھر الفاظ بحق فلاں کا استعمال اور بھی زیادہ اُن کے یہاں مکروہ ہے علاوہ ازیں اس قسم کے مدائح وہ جائز ہی نہیں کرتے۔ اور مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز متوسلین کو ہمیشہ توسل اولیاء طریقت کا ارشاد فرماتے رہے اور شجرۂ طیبہ خاندانِ چشتیہ قدوسیہ امدادیہ اُن کو عطا فرماتے تھے۔ جس میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ الٰہی بحرمۃ سیدنا و مولانا فلاں بن فلاں الخ وہ خود اپنے خاندان صابریہ قدوسیہ کے شجرہ کو بطور اختصار ان الفاظ سے نظم فرماتے ہیں دیکھئے امداد السلوک صـ۳۴

بہر امداد و نور و حضرت عبدالرحیم — عبد باری عبد ہادی عضد دین مکی دلی
ہم محمدی و محب اللہ شاہ بو سعید — ہم نظام الدین جلال و عبد قدوس احمدی
ہم عارف و ہم عبد حق شیخ جلال — شمس دین ترک علاؤ الدین فرید جود ہنی
قطب دین و ہم معین الدین عثمان و شریف — ہم بود و ابو یوسف محمد احمدی
بو سحاق و ہم بمشاد و ہبیرہ نامور — ہم حذیفہ و ابن ادہم ہم فضیل مرشدی
عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر الدین — سید الکونین فخر العالمین بشری نبی
پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش — بہر ذات خود شفایم دہ ز امراض دلی

وہابیہ کے متعدد رسائل اس بارہ میں شائع ہو چکے ہیں جس میں کہ وہ۔ صراحۃً توسل از حضرت سرور کائنات علیہ السلام کو نیز توسل بالاولیاء الکرام کو منع کرتے ہیں جسکا جی چاہے تحقیق کرے۔ مگر ان حضرات کے توسل اور اہلِ بدعت کے توسل میں بڑا فرق ہے، یہ حضرات نہ تو مثل وہابیہ کے منکر ہیں اور نہ مثل اہل ہوا کے خالی ان حضرات اکابر کے رسائل و تصانیف جن جن الفاظ مدحیہ و تعظیمیہ سے پُر ہیں۔ ان کو اگر نقل کیا جاوے تو بہت بڑا دفتر تیار ہو جائے۔ جس کا جی چاہے ان کی تصانیف کو ملاحظہ کرلے ہم نے بطور نمونہ کچھ احوال و الفاظ نقل کئے ہیں۔ اگر مجدد بریلوی صاحب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موافق اپنی عادت افترا پردازی کے ان حضرات کی نسبت بھی افترا کر رہے ہیں کہ وہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت گالیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ معاذ اللہ معاذ اللہ اگر یہ افترا صریح نہیں تو کیا ہے ہم خود پہلے لطائف رشیدیہ صـ۲۲ سے عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم[1] تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو۔ مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور اس بحث کو بوضاحت تامہ حضرت مولانا نے مع دلائل کے ذکر فرمایا ہے۔ تو اب کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حضرات کوئی کلمہ گستاخی کا جناب سرور کائنات علیہ السلام کی شان میں فرمائیں۔ البتہ مجدد بریلوی اگر کہیں اس قسم کی باتیں اپنے خیالات و لوازمات بعیدہ سے نکالیں تو یہ فقط ان کی گندہ خیالی اور قطع بریدہ کا ثمرہ ہوگا نہ یہ کہ ان اکابر کے کلام پاک کا اثر جملہ تصانیف حضرات اکابر موجود ہیں اور چھپی ہوئی جگہ جگہ دستیاب ہوتی ہیں۔ دیکھو جس جگہ حضور علیہ السلام کا نام پاک آجاتا ہے القاب و الفاظ سے مع صلواۃ وسلام آپ کا نام نامی ذکر کرتے ہیں عموماً قبل آپ کے اسم مبارک کے لفظ فخر عالم ذکر کیا جاتا ہے یا اور مثل اس کے۔

(۴۱) روضۂ اقدس کی زیارت کریمہ کی نیت سے چلنا وہابیہ حرام جانتے ہیں۔ اور ہمارے حضرات صرف زیارت روضۂ مطہرہ کے لئے ہی سفر کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ المناسک صفحہ ۵۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "اب جان لے کہ زیارت روضۂ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے۔ اور فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

[1] جن الفاظ سے تحقیر شان کا وہم بھی ہوتا ہو ۱۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوجائیگی اور فرمایا جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اُس آنے میں صرف میری زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں قیامت میں اس کا شفیع بنوں۔ اور فرمایا ہے کہ جس نے میرے انتقال کے بعد میری زیارت کی وہ اُس شخص کے مانند ہے جس نے حالتِ حیات میں میری زیارت کی۔ پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اوّل اسکو حج کرلینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے پہلے حج کرے یا پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو جائے۔ غرض جب عزمِ مدینہ طیبہ کا ہو بہتر یوں ہے کہ نیتِ زیارت روضۂ مطہرہ کی کرکے جائے۔ تاکہ اس حدیث کا مصداق ہو جائے۔ کہ جو کوئی محض میری زیارت کے لئے آوے گا۔ میرے ذمہ اس کا حق ہو گیا۔ کہ اسکی شفاعت کروں۔ انتہی کلامہ الشریف۔

اس عبارتِ شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے سفر جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔ (۲) یہ فعل عبادت ہے اور آخرت میں اس کا خاص اجر ملے گا۔ (۳) یہ عبادت یا مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنن مؤکدہ کے طبقۂ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے (۴) جو جو احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابلِ اعتماد و عمل ہیں۔ بخلاف وہابیہ کے کہ وہ ان سب باتوں کے صریح خلاف ہیں اور اس قسم کی تمام احادیث کو موضوع اور بیحد ضعیف جانتے ہیں۔ (۵) وہابیہ کہتے ہیں کہ سفر مدینہ طیبہ صرف مسجد میں جانے کی نیت سے کرنا درست ہے۔ روضۂ پاک کی زیارت کی نیت سے جانا حرام ہے۔ حضرات مولانا قدس سرہ اس کی صریح مخالفت فرماتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سفر مقدس و مبارک میں صرف زیارت روضۂ مطہرہ کی نیت ہونی چاہیئے
(۶) حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت کو حق مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے مسئلہ شفاعت[1] میں ہزار ہا تاویلیں کر کے انکار کے قریب قریب پہنچ جاتے ہیں۔

---

[1] بعض حضرات نے تقویۃ الایمان کی اُن عبارات پر جو مسئلہ شفاعت کے متعلق ہیں اعتراضات کئے ہیں بلکہ شاید یقین تکفیر نے تو خاص اسی مسئلہ پر حسب عادت حضرت شہیدؒ مصنف تقویۃ الایمان کی تکفیر بھی کر دی ہے۔ اُن سب عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ روز قیامت حق جلّ وعلا کی بارگاہِ قدوسیت میں حضرات انبیاء و مرسلین علیہم السلام یا اولیاء و مقربین کی جو شفاعت ہوگی تو وہ صرف شفاعت بالاذن، ہوگی۔ یعنی جن گنہگاروں کو خدا تعالےٰ خود ہی بخشنا چاہیں گے حضرات انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور دیگر مقربین کو ان کی سفارش کی اجازت دے دیں گے۔ الغرض ان حضرات کی یہ سفارش اور شفاعت باذنِ الٰہی بلکہ اسی کے "اشارہ" سے ہوگی۔ دنیاوی حکمرانوں اور بادشاہوں کے یہاں جس قسم کی شفاعت اور سفارش محبت یا وجاہت کی وجہ سے ہوتی ہے (جس میں حاکم یا بادشاہ سفارش کرنیوالے کی زبردست شخصیت سے دب کر یا اس کی طبعی محبت سے لاچار و مجبور ہو کر اپنی خواہش اور مرضی کے خلاف بھی سفارش قبول کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہاں اس قسم کی شفاعت نہیں ہوگی (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵-۳۶-۳۷ ملخصاً) تو اس تحریر کو جو بالکل قرآن و حدیث کی تفسیر ہے مسئلہ شفاعت کے انکار پر محمول کرنا غلطی ہے ہم اس وقت نفس مسئلہ پر بحث نہیں کرتے بلکہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شفاعت کا جو نظریہ اور عقیدہ حضرت شہیدؒ نے پیش کیا ہے اہل سنت والجماعت کے متفقہ بزرگ و امام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے بھی وہی نظریہ پیش کیا ہے۔ حضرت مجدد قدس سرہ دفتر سوم کے مکتوب ۱۲۱ میں ارقام فرماتے ہیں۔ (باقی بر ص ۲۸)

(۵) مسئلہ ندائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ سے سخت اختلاف ہے کیونکہ وہ تو اس کو قطعاً حرام اور شرک کہتے ہیں اور ہمارے حضرات اسمیں نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں (۱) یا رسول اللہ اگر بلا لحاظ معنی ۔ بیساختہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر درد و مصیبت کے وقت لوگ ماں باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے ۔

(بقیہ ص۲۷) آنجا بے اذن کسے شفاعت نتواں کرد و تا عمل مرتضیٰ نبود شفاعت او نکند و مرتضیٰ وقتے شود کہ بمقتضائے بشریت عامل باشد و بموجب بشریت زلتے اگر از وے واقع شود بشفاعت تدارک آں ممکن بود ۔

سوال :۔ مذنب را بکدام اعتبار مرتضیٰ تواں گفت ؟

جواب :۔ چوں حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ مغفرت او میخواہد و وسیلہ از برائے عفو او درمیاں می آرد آں شخص فی الحقیقۃ مرتضیٰ است اگرچہ بظاہر مذنب است (مکتوب ص۷۵ ج ۳)

اس جگہ بلا اذنِ خداوندی کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکے گا اور جب تک اس شفاعت چاہنے والے گنہگار کے عمل اچھے اور پسندیدہ نہ ہوں گے اسکی شفاعت کوئی نہیں کرے گا۔ اور اس گنہگار کی پسندیدگی کی صورت یہ ہے کہ وہ شریعت کے مطابق عمل کرنیوالا ہو ہاں اگر بتقاضائے بشریت اس سے گناہ صادر ہو جائے تو شفاعت سے اس کا تدارک ممکن ہے ۔ اگر سوال کیا جائے کہ گنہگار کو کس لحاظ سے پسندیدہ و برگزیدہ کہا جا سکتا ہے تو جواب یہ ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ خود ہی اس گنہگار کو بخشنا چاہتا ہے اور اسکو معاف کرنیکے واسطے خود ہی اپنے کسی مقرب بندے کو اس کا سفارشی اور وسیلہ بنا دیتا ہے تو وہ گنہگار شخص حقیقۃً پسندیدۂ بارگاہِ خداوندی ہے اگرچہ بظاہر وہ ایک گنہگار و مجرم کی حیثیت میں ہے بالکل یہی عقیدہ تمام علمائے دیوبند (باقی بر ص۲۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲) اگر درود شریف میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے یا رسول اللہ کہا جائے تب بھی بالکل جائز ہے۔ (۳) غلبۂ عشق و محبت اور وجد و جوش میں پکارا تب بھی جائز ہے۔ (۴) اگر اس عقیدے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ندا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے پہنچا دے گا تو اس طرح بھی جائز ہے۔ (۵) اہل باطن اور صفائی قلب والے حضرات جن کے لئے بُعد مکانی اور کثافتِ جسمانی دربارِ عالی تک درخواستوں اور عرض داشتوں کے پہنچانے میں مانع نہیں ہے اور جن کو درجہ و منصب حضوری حاصل ہے اُن کے لئے بھی خطاب و ندا بالکل جائز ہے۔

مگر آخری دونوں طریقے عوام کے سامنے کرنے سے حتی الوسع اجتناب کریں۔ کیونکہ وہ اپنی کم فہمی کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ ٹھیرا لیتے ہیں کہ آنجناب فضائل و مکارم مآب صلی اللہ علیہ وسلم علم و خبر میں معاذ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے ہمسر اور برابر ہیں۔ اور جس طرح جناب باری عزّ اسمہٗ پر جملہ اشیائے ظاہریہ و باطنیہ بالکل ظاہر ہیں اور ہر جگہ کے جملہ امور اس کے نزدیک حاضر و معلوم و مسموع ہیں بعینہٖ اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام اشیاء معلوم ہیں (اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا مثل ذات میں یا صفات میں ہونا عقلاً و شرعاً محال ہے وہ ہر حالت میں اور ہر شان و صفت میں واحد و لاشریک ہے۔ خدا تعالیٰ کی اسی صفت کو دل سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔ اور ذات و صفاتِ باری تعالیٰ میں مخلوقات میں سے کسی مخلوق کو مماثل اور برابر سمجھنا

(بقیہ صفحہ ۳۱) کا ہے حضرت شہیدؒ پر اسی عقیدے کے اظہار پر فتویٰ کفر کیوں دیا جاتا ہے۔ اب دیکھئے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات عالی پر کیا حکم لگایا جاتا ہے ۱۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شرک ہے وَاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ اسلئے چونکہ عوام یا اللہ اور یا رسول اللہ میں یہ فرق و امتیاز نہیں کرسکتے اس لئے احتیاط اس میں ہے کہ اُن کے سامنے ایسا نہ کیا جائے) اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو عالم الغیب خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالم الغیب والشہادۃ[1] ہونا خدا تعالیٰ کی صفاتِ مخصوصہ میں سے ہے۔ اور اس طرح ندا کرنا اور یہ اعتقاد

---

[1] ہر ایک مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالیٰ نے تمام فضائل و کمالات علمیہ و عملیہ اس قدر عطا فرمائے کہ جو مخلوقات عالم میں سے کسی کو نہیں بخشے گئے۔ جس طرح اور جملہ فضائل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یگانہ و بے ہمتا و لاثانی و بے نظیر بنایا اسی طرح صفتِ علم بھی آپ کو بدرجہ اتم واکمل عطا فرمائی۔ اور اس درجہ عطا فرمائی کہ اب خدائے قدوس کے بعد اگر کسی ہستی کا علم ہے تو وہ صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی مقدس ہے۔ کہ جس طرح آپ کے دیگر فضائل میں کوئی فرشتہ مقرب کوئی نبی مرسل علیہم السلام غرضیکہ مخلوقات کون و مکان و زمین و آسمان میں سے کوئی فرد برابر و شریک و سہیم و مثیل و عدیل نہیں ہے نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا بعینہ اسی طرح فضیلتِ علم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا مصداق کامل ہیں۔ انہی مضامین فضائل کو اگر اچھی طرح دیکھنا ہو تو تحذیر الناس۔ قبلہ نما۔ آبحیات وغیرہ کتابوں میں مطالعہ فرمائیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت علمی کے اثبات میں کس قدر زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے برابر نہیں۔ خدا جیسے نہیں۔ خدا کے شریک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ فضائل خدائے برتر کے عطیات ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے اور اسکے دئے ہوئے ہیں۔ یہی اور صرف یہی تعلیم توحید دینے کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف (باقی بر صفحہ ۳۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رکھنا کہ حضور کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کو ہر آن و زمان کیفیات و ندا کی خبر ہو جاتی ہے ناجائز ہے۔ وہابیہ خبیثہ یہ آخری صورت نہیں نکالتے بلکہ جملہ انواع ندا کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیہ نجدیہ عرب کی زبان سے بارہا سُنا گیا ہے۔ وہ الصلواۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں۔ اور اہلِ حرمین شریفین پر اس ندا و خطاب کی وجہ سے سخت نفرتیں و ملامت کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت کو اور

(بقیہ صفحہ ۳۰) لائے تھے اس فرق و امتیاز کا قائم رکھنا ایمان ہے اور اسکو مٹا دینا شرک ہے (عیاذاً باللہ تعالیٰ) اور تمام اہلِ سنّت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ علم غیب خاصۂ خداوندی ہے۔ چنانچہ اعلیٰحضرت بریلوی "خالص الاعتقاد" کے صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں۔

"علمِ غیب کا خاصہ حضرتِ عزّت ہونا بیشک حق ہے اور کیوں نہ ہو کہ ربّ عزوجل فرماتا ہے۔ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں" اور یہ اصول بھی مسلۂ اہلسنّت والجماعت ہے کہ جو چیز حق تعالیٰ کیلئے خاص ہو اسکو غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور چونکہ علم ذاتی اور محیط صرف باری تعالیٰ کی صفت ہے اس لئے کسی دوسرے کیلئے ثابت کرنا ناجائز ہے۔ چنانچہ اسی کتاب خالص الاعتقاد کے اسی صفحہ ۲۳ پر ارشاد فرماتے ہیں "علمِ ذاتی اللہ عزّوجل سے خاص ہے اس کے غیر کیلئے محال ہے۔ جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر ہے کمتر غیر خدا کیلئے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے" اسی طرح حضرت گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰ پر فتویٰ دیا ہے۔ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے" ان دونوں فتوؤں میں وہی ایک علم محیط تفصیلی و کلّی (باقی بر صفحہ ۳۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

درود شریف میں ہر وقت و ہر مقام پر بصیغۂ خطاب و ندا مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا حکم دیتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ براہین قاطعہ میں بھی مفصلاً مذکور ہے

(بقیہ ص۳۱) یا علم ذاتی مراد ہے اور جہاں بھی کہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے وہاں صرف یہی علم مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ بریلوی حضرات کے اعلیٰ حضرت۔ اسی خالص الاعتقاد کے صفحہ ۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آیات و احادیث و اقوال علماء جن میں دوسرے کیلئے اثباتِ علم غیب سے انکار ہے ان میں قطعاً یہی دو قسمیں (ذاتی و محیط تفصیلی) مراد ہیں"

یہاں اعلیٰ حضرت نے ایک قاعدہ کلیہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ علماء کے اقوال میں جہاں جہاں غیر اللہ کے لئے علم غیب سے انکار کیا گیا ہے وہاں قطعی اور یقینی طور پر بس یہی دو قسمیں مراد ہوتی ہیں۔ جو سب مسلمانوں کے نزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کیلئے اُن کا ثابت کرنا شرک ہے۔ بس ہمارے حضرات علمائے دیوبند بھی جس جگہ علم غیب کی غیر اللہ کیلئے نفی فرماتے ہیں۔ وہاں صرف یہی دو قسمیں مراد ہوتی ہیں۔ ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خدائے قدوس کے علاوہ کائنات ارضی و سماوی میں ازل سے ابد تک عرش سے فرش تک تمام فضائل و برکات و درجات علمی و عملی میں کسی سے کم تو کم برابر سمجھنے والا بھی تمام اہلسنت والجماعت کے نزدیک ضال مضل گمراہ مرتد ملحد اور جہنمی ہے۔ اسلئے کیا اچھا ہو کہ تمام حنفی کہلانیوالے بھائی اس ایک عقیدہ پر خدا سے تو کم اور سب سے زیادہ

دو عالم سے اعلیٰ ہمارے محمدؐ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

قائم ہو کر افراط و تفریط سے خود کو بچائیں۔ نہ خدا تعالیٰ کی صفات پیامی

(باقی بر ص۳۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ "یارسول اللہ" میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے ہمارے مقدس اکابر اہل سنت والجماعت اسکو ان اقسام استعانت میں شمار نہیں کرتے جو موجب شرک یا باعث ممانعت ہو۔ البتہ اگر وہ چیزیں مانگی جائیں کہ جن کا عطا کرنا جناب باری عز اسمہ کے ساتھ مخصوص ہے تو البتہ ممنوع ہے۔

وہابیہ نجدیہ (تو یہ ستم ڈھاتے ہیں کہ) حاضرین مسجد نبوی و بارگاہ مصطفوی (علی صاحبہا الصلواۃ والسلام) کیلئے بھی خطاب و ندا کو ناجائز و ممنوع کہتے ہیں اور اسکی دو وجہ بتاتے ہیں۔

(۱) یہ کہ استعانت بغیر اللہ ہے۔ (۲) یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی عام مسلمانوں کی طرح حیات برزخی رکھتے ہیں اور ان کی حیات بھی عام مومنین کی طرح ہے اور جو عام مسلمانوں کا حال ہوگا وہی حضرات انبیاء علیہم السلام کا ہوگا۔ یہ (کم نصیب لوگ) جب مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں۔ اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلواۃ وسلام و دعاء وغیرہ پڑھنا۔ مکروہ اور بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی اقوال خبیثہ و افعال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو اُن سے نفرت ہے۔

ہمارے حضرات حضور کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کی حیات مقدس کے پورے طور پر قائل اور مسطورۂ بالا جملہ عقائد خبیثہ کے کلی طور پر

(بقیہ صفحہ ۳۲) بے مثال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کر کے شرک فی التوحید کے مجرم نہیں اور نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیمثال میں کسی مخلوق کو شریک کر کے شرک فی الرسالۃ کے مشرک نہیں اللھم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ولا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا آمین بحق سید المحبوبین ص ۱۲ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مخالف ہیں۔
چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی نے زبدۃ المناسک کے صفحہ ۱۴۴ سے ۱۴۹ تک مدینہ طیبہ کی حاضری کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں رہتا کرتا رہے پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے۔ جب عمارت وہاں کی نظر پڑے تو درود پڑھ کر کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ وِقَایَۃً لِّیْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔ اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو۔ اور کپڑے پاک صاف اچھا لباس پہنے اور نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے اور خوشبو لگا دے اور پہلے سے پیادہ ہو لے اور خشوع وخضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کرے اور عظمت مکان کی خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا چلے۔ جب مدینہ مطہرہ میں داخل ہو کہے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَارْزَقْتَ اَوْلِیَائَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ۔ اور ادب اور حضور قلب اور دعا اور درود شریف بہت پڑھے وہاں جا بجا مواقع قدم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال کروں کہ جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں اور پھر جب مسجد نبوی میں داخل ہو اول داہنا پاؤں داخل کرے اور دعاء دخول مسجد اور درود شریف پڑھے اور باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے پھر روضۂ مبارک میں (کہ مابین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے) اور یہ قطعہ جنت کا ہے تحیۃ المسجد پڑھے اس طرح کہ منبر داہنے مونڈھے کی سیدھ پر رہے اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہ ستون کہ نیچے صندوق ہے سامنے رہے کہ یہ موقف حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدہ کرے کہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت اسکو نصیب کی اور دعا کرے جو چاہے۔ پھر روضہ کے پاس حاضر ہو اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اُس سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو اور پشت قبلہ کی طرف کرے کچھ بائیں طرف کو مائل ہو کر تاکہ چہرہ شریف کی خوب مواجہ ہوئے اور بادب تمام خشوع کے ساتھ کھڑا ہو اور زیادہ قریب نہ ہو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ محل ادب اور ہیبت ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کئے لیٹے تصور کرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَشْھَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ لِسَیِّدِنَا عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدِنَا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحٰنَکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے زیادہ کرے مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں الفاظ مختصر کو جہاں تک اختصار ہو مستحسن رکھتے ہیں۔ اور بہت پکار کر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہ بولے بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے بنرمی عرض کرے اور جس کا سلام کہنا ہو عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ ۔

(۶) پیری مریدی اور اشغالِ باطنیہ جو وہابیوں میں فضول لغو بدعت ۔ و ضلالت ہے فیوضِ روحانی اُن کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہمارے حضرات تمام کے تمام صوفیائے کرام علیہم الرحمۃ کے سلسلوں میں منسلک ہیں اور ذکر و فکر و ریاضت میں مشغول ہیں ۔ دونوں حضرات مولانا نانوتوی اور مولانا گنگوہی قدس اللہ اسرارہما نے حضرت فخر عالم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی قدس اللہ سرہ العزیز سے چاروں طریقوں پر (چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں بیعت کی اور اذکار و افکار اور روحانی قوتوں میں وہ کمال حاصل کیا کہ اپنے مرشد کامل سے خرقۂ و خلافت حاصل کیا۔ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز نے جو جو اوصاف اور کمالات اِن دونوں حضرات کے "ضیاء القلوب" میں تحریر فرمائے ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں اور اُن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان کے روحانی درجات کس قدر بلند اور رفیع تھے (ہمارے سب حضرات نے اس فنِ تصوّف و بیعت میں مستقل کتابیں لکھی ہیں ۔ مولانا تھانویؒ کے رسالے اس فن میں بہت مشہور اور عام ہیں منجملہ ان کے) حضرت مولانا گنگوہیؒ نے "امداد السلوک" لکھ کر علمِ باطن و تصوّف کے طلبگاروں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے اسکے حقیقی جوہر تو صاحبانِ علم پر اس کے مطالعہ سے ہی کھلتے ہیں، لیکن امداد السلوک کا ایک ایک صفحہ اور ایک ایک سطر حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے عالمِ ربانی حنفی، سُنّی، اور ولی کامل ہونے کی شاہد ہے اور ایک ایک لفظ پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ آپ تمام عقائد میں حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ

لہ ہمارے یہاں مل سکتی ہے ۔ قیمت دس روپے ۔ ۱۰/-

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے بالکل موافق اور متبع ہیں اور ہمہ تن وہی عقائد رکھتے ہیں ۔ اگر قطب عالم حضرت حاجی صاحبؒ حنفی، سنی ولی کامل اور واجب التعظیم بزرگ ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر اُن کے متبعین کو بھی حنفی سنی کہنا پڑے گا۔ چہ جائیکہ وہ متبعین آپ کے جانشیں و خلفاء ہوں۔ ورنہ ان خلفاء کے اقوال میں حضرت حاجی صاحب کے اقوال کی مخالفت دکھلاؤ ورنہ جو کچھ کہتے ہو یکساں طور پر دونوں کے لئے کہو۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حنفی ہیں تو مولانا گنگوہیؒ بھی حنفی ہیں اور اگر مولانا گنگوہی رح باوجود اپنے مرشد کامل کا اتباع کامل کرنیکے وہابی ہیں تو مرشد کون ہے اور اللہ اللہ فتویٰ تو یہ ہے کہ جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو (معاذ اللہ) کافر نہ جانے وہ بھی کافر۔ اب فرمائیے خرقہ و خلافت دینے والے اور تعریفیں فرمانے والے حضرت شیخ العرب والعجم قطب العالم حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار امر مرشد و مرید کے متعلق امداد السلوک سے چند نہایت مختصر اقتباسات تحریر کرتا ہوں دیکھئے اور ہمارے حضرات رحمہم اللہ کے حقیقی سنی اور صوفی ہونیکی داد دیجئے صفحہ ۴ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

پس اگر سالک عالم است اورا ایں امر خود حاصل است وگرنہ شیخے طلبد کہ اوّلاً اورا مسائل صحۃ توحید و فقہ تعلیم فرماید، بعدہ طریق مجاہدہ و زہد و تقویٰ بنماید و ہمیں معنی دارد آنچہ گفتہ اند ؎ ہر کہ پیرے نباشد پیر او شیطاں بود۔	پس اگر سالک عالم ہے تو اسکو یہ بات خود حاصل ہے ورنہ کوئی ایسا پیر تلاش کرے کہ جو پہلے اسکو توحید اور فقہ کے مسئلے سکھائے اس کے بعد مجاہدہ و زہد و تقویٰ کا طریقہ سکھائے اور یہی معنی ہیں اس مصرعہ کے۔ کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یعنی ہر کہ ہیچ رہبر نہ دارد
نہ علم نہ صحبت مرشد حق.

یعنی جو شخص کوئی رہبر نہیں رکھتا نہ علم ہے اور نہ مرشد حق کی صحبت اس کا رہنما شیطان ہوتا ہے.

صفحہ ۷ میں فرماتے ہیں :-

بدانکہ سالک را شیخ کامل کہ رفیقِ طریق او بود ضرور باید"

جان لو کہ سالک کو ایسا پیر کامل جو اس کے طریق کا رفیق ہو ضرور چاہئے.

اور اس کے بعد شروطِ شیخ بیان فرماتے ہیں. چشم انصاف سے ملاحظہ ہو :-

صفحہ ۸ پس چوں با او بیعت کند فرمانبردار او بشود و بتوحید طلب ایں کہ بداند کہ بجز ایں شیخ معین موصوف بصفات مرا در عالم کسے بہ مطلب نتواں رسانید اگرچہ دیگر شیوخ اقرانِ او باشند و بایں صفات موصوف باشند و ایں رکنِ عظیم است اگر توحید طلب نہ باشد. پراگندہ و ہرجائی ماندہ مشوش شود و خدا ہم پروائے او نکند کہ در کدام صحرا ہلاک شد. بلکہ چنانکہ حق و قبلہ یک است شیخ راہ رساں ہم یک داند و بسیاراں دریں پراگندگی ہلاک شدند پس اگر خطرہ ہم دارد کہ در عالم کسے

صفحہ ۸ شرائط شیخ کامل

پس جب اسکی بیعت کرے تو اس کا فرمانبردار ہو جائے اور توحید طلب کے ساتھ اس کا پورا مطیع بنجائے اور توحید طلب یہ ہے کہ یہ یقین کرلے کہ مجھے سوائے میرے اس پیر طریقت کے دنیا بھر میں اور کوئی منزلِ مقصود پر نہیں پہنچا سکتا اگرچہ اور پیر بھی اُس زمانے میں موجود ہوں اور انھیں صفات سے موصوف ہوں لیکن مرید اپنے پیر کو اپنے مقصد کیلئے سب سے افضل جانے اور یہ رکن عظیم ہے اگر توحید طلب نہ ہو تو. پراگندہ اور ہرجائی بنکر پریشان ہوگا. اور خدا بھی اسکی پروا نہ کرے گا کہ کس جنگل میں ہلاک ہوگیا بلکہ جس طرح خدا اور قبلہ ایک ایک ہے منزل مقصود پر پہنچانیوالے شیخ کو بھی ایک ہی جانے اس پراگندگی میں (اپنے پیر کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بجز ایں شیخ مرا بمطلب تواند رسانید شیطان درو تصرف کند واز جائے لغزاند. وبسیار شود کہ شیطان بصورتِ پیر او آمدہ اور اخراب کند وچنیں اشیاء نماید کہ بآں عقیدۂ او بر باطل منعقد گردد معاذ اللہ

وبتوحید طلب ہرگز شیطان راہ نیابد وتمثیل بایں شیخ نتواند کہ حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم شیخ را در مریدانِ خود مثل نبی در قوم خویش فرمودہ و علمائے امت خویش را مثل انبیائے بنی اسرائیل فرمودہ پس چنانچہ شیطان لعین بشکلِ حضرت فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نمی تواند شد چنانچہ خود فرمودہ اند کہ ہر کے مرا بخواب دید فی الواقع مرا دید کہ شیطان بصورتِ من ہرگز نتواند آمد" ہم چنیں بصورتِ شیخ متابع شریعت نمی تواند گشت مرید محفوظ می ماند۔

چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکنے والے! بہت سے ہلاک ہوگئے پس اگر دل میں بھی یہ خیال رکھے کہ تمام دنیا میں کوئی شخص سوائے اس شیخ کے مجھے مقصد تک پہنچا سکتا ہے تو شیطان اس میں داخل ہو جائے گا اور جگہ سے پھسلا دیگا (اور ایسی حالت میں) اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ شیطان اسکے پیر کی صورت میں آکر اُسے خراب کرتا ہے اور ایسی چیزیں دکھلاتا ہے کہ اُس کا عقیدہ باطل اور غلط باتوں پر جم جاتا ہے (خدا محفوظ رکھے) اور توحید طلب کیساتھ شیطان ہرگز موقعہ نہیں پاتا اور اس شیخ کی صورت میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیخ اپنے مریدوں میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی امت میں۔ اور اپنی امت کے علماء کو انبیائے بنی اسرائیل جیسا فرمایا ہے۔ پس جس طرح شیطان مردود حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شکلِ مبارک میں نہیں آسکتا جیسا کہ خود فرمایا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے فی الواقع مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اسی طرح متبع شریعت پیر کی شکل میں بھی نہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وازایں جا است کہ حفظِ عظمت وحرمت شیخ وشفقت بر یارانِ طریق کہ عبارت از توقیر کبار وترحم صغار است رارکنِ اعظم گفتہ اند وایں ہمہ کامل ایمانان رانصیب بود نہ ناقص ایمانان را۔

آسکتا۔ پس مرید محفوظ رہتا اور یہی وجہ ہیکہ شیخ کی عزت وحرمت برقرار رکھنے اور پیر بھائیوں پر شفقت کرنے کو جو کہ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحمت کرنے سے مراد ہے رکنِ اعظم کہا ہے۔ اور یہ تمام باتیں کامل ایمان والوں کو نصیب ہوتی ہیں۔ ناقص ایمان والے اس سے محروم ہیں۔

صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں:۔

وہم مرید بہ یقین داند کہ روحِ شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما روحانیتِ او دور نیست۔ چوں ایں امر محکم داند وہر وقت شیخ را بیاد دارد ربطِ قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود وچوں مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسانِ حال سوال کند۔ البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ القا خواہد کرد مگر ربطِ تام شرط است۔

اور مرید اس بات کو بھی یقین کیساتھ جانے کہ شیخ کی روح ایک مکان میں مقید نہیں پس مرید جس جگہ بھی ہو خواہ قریب یا دور اگرچہ شیخ کے وجود سے دور ہے مگر اسکی روحانیت سے دور نہیں جب اس خیال کو پختہ کرے گا۔ اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے گا تو ربطِ قلب پیدا ہو جائیگا اور ہر وقت فائدہ حاصل کرے گا اور جب کسی واقعہ کے حل کرنے میں مرید کو شیخ کی ضرورت پیش آئیگی تو شیخ کو اپنے دل میں حاضر کرکے زبانِ حال سے سوال کرے یقیناً شیخ کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکو بتلائیگی۔ مگر ربطِ کامل ضروری ہے۔

ناظرین خدارا انصاف کرو کیا یہ عقائد وخیالات وہابیوں کے ہوسکتے ہیں۔ وہ تو ان سب باتوں کو پیر پرستی کا نام دے کر شرک کہتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

افسوس صد افسوس کہ ایسے بزرگانِ دین اہل اللہ جنہوں نے اپنی تمام عمریں تجرید و تفرید عبادت و ریاضت میں گذاریں ہزاروں کو نہیں بلکہ لاکھوں کو مراحل سلوک طے کرائے۔ ان کی مجالس ذکر و فکر و مراقبہ اور قال اللہ و قال الرسول سے آباد اور جملہ دنیاوی امور اور اموال و نفسانی حالات سے پاک رہیں وہ تو وہابی کہلائیں اور بے ایمان بنیں۔ اور سود کھانیوالے نفسانی و شہوانی خدماتِ خبیثہ کی تکمیل کرنیوالے اور حظوظ نفسانیہ میں عمریں گذار دینے والے اصدقے خیراتوں، نذروں اور نیازوں کی کمائیوں سے دولتمند بن کر خود زکوٰۃ فرض بھی ادا نہ کرنے والے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت پر بڑی بڑی تقریریں کرنے والے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد پر عمل نہ کرنے والے بالخصوص جو ارشاداتِ نفس کے خلاف ہو ان سب کو ٹھکرا دینے والے، شرک و بدعت عیش و عشرت میں لہو و لعب میں زندگیاں گذارنیوالے، اسلام اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر حملہ کرنیوالوں سے ڈر کر اور جانیں بچا کر حجروں میں گھس جانے والے اور جان قربان کرنے والوں، اپنی عزت آبرو جان مال، راحت و آرام اپنے محبوب ترین آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت پر لٹا دینے والوں کو وہابی و کافر بنانے والے۔ مسلمان صاحبِ ایمان کہلائیں۔ اے اللہ تیری قدرت ہے۔

اور خدمتِ اسلام، اشاعتِ اسلام، تعلیم و تبلیغ دین، خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ رات دن جن کا محبوب ترین مشغلہ ہو وہ وہابی بے ایمان کہلائیں اور جو بدعات اور نفسانی خواہشات اپنی مرضی کی اختلافی موضوع یا ضعیف روایات کی تبلیغ و تشہیر کریں علمائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حقانی کی تکفیر کے لئے محض اپنے عیب چھپانے کے واسطے ہزاروں حیلے اور مکر تلاش کریں۔ خیالاتِ علیہ دارادات صوفیہ صافیہ کا حال کیا بلکہ قال ہی بنانا تو کجا کبھی خیال بلکہ خواب بھی نہ آئے وہ اہلسنت والجماعت حامیِ دین وملت۔ قامع شرک وبدعت کہلائیں۔

اے اللہ تیری شان کے قربان۔ برعکس نہند نام زنگی کافور،

فالی اللہ المشتکیٰ من زمانٍ قد امتلاء جورًا وظلمًا وکفرًا وقبحًا

(۵) وہابیہ سوائے علم احکام شرائع (علوم مذہبی ودینی) کے جملہ علوم اسرار وحقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو (معاذ اللہ) خالی جانتے ہیں۔

لیکن ہمارے حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ علم احکام شرائع اور باری تعالیٰ عزّ اسمہ کے ذات وصفات وافعال کا علم اور اسرار حقانی تکوینیہ وغیرہ وغیرہ میں حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ رتبہ ہے کہ نہ کسی مخلوق کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا، علم اور ماسوا اس کے جس قدر کمالاتِ عالیہ ہیں سب میں خداوندِ اکرم جل مجدہٗ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ ہے علومِ اوّلین وآخرین سے آپ مالامال فرمائے گئے۔ کوئی بشر کوئی ملک، کوئی مخلوق علوم اور دیگر کمالات میں آپ کے ہم پلہ اور برابر نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ آپ سے افضل[1] ہو۔ پس دیکھئے کس قدر فرق ان حضرات کے عقائد اور وہابیہ

---

[1] بعض وہ حضرات جنھیں خواہ مخواہ علماء کی تکفیر وتوہین کا شوق ہے یا بعض مصلحتوں کی وجہ سے اس فعل شنیع کے کرنے پر مجبور ہیں۔ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تحذیر الناس" کی مندرجہ ذیل عبارت پر (باقی بر ص ۴۳)

کے عقائد میں ہے اگرچہ مجدد صاحب بریلوی اور ان کے متبعین قطع و برید اور تفرقاتِ خبیثہ کرکے ان حضرات کی طرف امورِ واہیہ لایعنیہ اور

(بقیہ ص۴۲) اعتراض کرکے اس سے معاذ اللہ زبردستی حضور والا شان رفیع المکان حبیب رحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور بے ادبی کا پہلو نکالکر تکفیر کرتے ہیں۔ ناظرین اس عبارت کو دیکھیں اور للہ انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا واقعی معترض اپنے اعتراض میں سچا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

- انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اُس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ اعتراض اور وجہ تکفیر یہ ہے کہ اس عبارت میں اُمتی کے عمل کا درجہ نبی کے برابر بلکہ اس سے بڑھ جانا تسلیم کیا گیا ہے۔ ناظرین غور فرمالیں کہ مذکورہ بالا عبارت میں بظاہر کا لفظ موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ امتی کا عمل نبی کے برابر ہو جانا صرف ظاہر نظر میں ہوتا ہے، حقیقت میں نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ ظاہری نظر کے اعتبار سے بسا اوقات امتی کے اعمال نبی کے برابر ہو جاتے ہیں یا اس سے بڑھ جاتے ہیں لیکن واقعۃً ہمیشہ نبی ہی کے اعمال بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی کا خلاصہ اصطلاحی الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ کمیت (مقدار) کے لحاظ سے کبھی امتی کا عمل نبی سے بڑھا ہوا نظر آتا ہے نہ کہ کیفیت (حقیقت) کے لحاظ سے۔ اور یہ بالکل واضح ظاہر اور مسلمات میں سے ہے اس کا انکار کون کر سکتا ہے۔ دیکھئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نمازِ پنجگانہ معراج شریف میں فرض ہوئی۔ جس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم معتبر روایات کی بنا پر قریب پندرہ برس دنیا میں رونق افروز رہے جس کے کچھ اوپر پانچ ہزار دن ہوتے ہیں اور ۲۵ ہزار سے کچھ زیادہ نمازیں (باقی بر ص۴۴)

عقائدِ فاسدہ نسبت کرتے ہیں (مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ سب حضرات اُن تمام عقائدِ خبیثہ سے بری اور بیزار ہیں اور خواہ مخواہ اُن پر وہابیت

(بقیہ ص۴۳) نتیجہ یہ ہوا کہ گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً ۲۵-۲۶ ہزار فرض نمازیں اپنی حیاتِ طیبہ میں ادا فرمائیں۔ لیکن فرض کیجئے کہ آپ کا ایک اُمتی بلوغ کے بعد سو برس کی عمر پاتا ہے اور اللہ کی توفیق سے تمام فرض نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کی فرض نمازوں کی تعداد پونے دو لاکھ کے قریب ہو گی۔ ظاہر ہے کہ کیّت اور مقدار میں اُس اُمتی کی فرض نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سجدے کا جو وزن ہے وہ ان پونے دو لاکھ نمازوں کا تو کہاں زمین و آسمان کے تمام عبادت کرنے والوں کی عبادتوں کا بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کیفیت وحقیقت میں آپ کے ایک سجدہ کا جو درجہ اور بلندی ہے اس کا کوئی فرد اور ادراک تک بھی نہیں کر سکتا۔ علیٰ ہذا ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اُمت میں سے جو شخص بھی جو نیکی کرتا ہے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیفۂ اعمالِ مقدس میں بھی لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ حضور ہی کی تعلیم و رہنمائی و ہدایت کا ثمرہ و صدقہ ہے۔ اس لئے اجر و ثواب میں امتی کسی وقت کسی حالت میں نبی سے بڑھ سکتا ہی نہیں۔ لیکن یہاں سوال اجر کا نہیں عمل کا ہے۔ بہرحال یہ ایک بالکل بدیہی چیز ہے کہ بعض اوقات ایک کے اعمال کیّت یعنی مقدار کے لحاظ سے بظاہر نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اہلسنت کے مسلّمہ امام علامہ فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں ارقام فرماتے ہیں:۔

قد نجد فی الامۃ من المواظبۃ علی العمل واشد اجتہاداً من النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ہم امت میں بعض ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جن کی عمر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھی اور ان کا مجاہدہ بھی سخت تھا) (باقی بر ص۴۵)

کی تہمت لگانے والے قیامت کے دن، عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اس کا مزہ چکھیں گے۔ الغرض وہ امور جن کو ہم نے ذکر کیا ہے مختلف رسائل وفتاویٰ میں اِن حضرات نے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ براہین قاطعہ کی بھی عبارتیں صاف طور سے اس پر دال ہیں اور لطائف قاسمیہ وغیرہ وغیرہ رسائل تو بوضاحت اِن ابحاث پر دلالت کر رہے ہیں (جس کا دل چاہے اُن میں دیکھ لے اور ہماری صداقت اور مخالف کے کذب کا امتحان کرلے)

(۸) وہابیہ خبیثہ کثرتِ درود وسلام برخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم القیام کو اور دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف وغیرہ کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں۔ (کیونکہ دلائل الخیرات میں کثرت سے درود ندائیہ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق ومحبت میں ڈوبی ہوئی فضیلتیں اور شانیں ہیں) اور قصیدہ بردہ شریف کے بعض اشعار کو تو بالکل شرک ہی کہتے ہیں۔ مثلاً ؎

یَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ الوذُبِہ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الحادث العمم

اے تمام مخلوقات سے افضل سوائے تیرے میرا کوئی نہیں جس کی مصائب وآلام میں پناہ پکڑوں۔

ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین ومریدین کو دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف کی سند دیتے ہیں اور ان کو کثرتِ درود وسلام

(بقیہ صـ۴۴) اب دیکھئے امام رازیؒ کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے عجب نہیں کہ ان پر بھی وہابیت کا فتویٰ لگا دیا جائے ۱۲ ؎

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور دلائل وقصیدہ شریف کے وِرد وحزب کا حکم دیتے ہیں. حضرت مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتوی قدس اللہ اسرارہم نے ہزاروں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا اور مدّتوں خود بھی بصد ذوق و شوق پڑھتے رہے بلکہ بعض حضرات نے قصیدہ بردہ شریف کے اُن اشعار کے مانند جن کو وہابی شرک کہتے ہیں. خود ارشاد فرمائے. مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت طویل قصیدہ نعتیہ کے یہ اشعار ملاحظہ فرمایئے ؎

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم ومغفور دیوبندی نے جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں. افائدۂ عوام کے لئے قصیدہ بردہ شریف کی اردو میں شرح فرمائی اور اسکو باعثِ سعادت خیال فرمایا پھر بھی ہمارے دوست ہمیں پکا وہابی کہیں اور جن عقائد سے ہمیں نفرت ہو وہی ہمارے سر تھوپیں اللہ اُنھیں ہدایت دے ؎

وہ ظلم کرکے یہاں اپنے دل کو خوش کرلیں
خدا کے سامنے ہوگا معاملہ دل کا

اس میں بفضلہ تعالیٰ ہمارے اِن مقدس حضرات کے تو انشاءاللہ تعالیٰ درجات بڑھ رہے ہیں. اور مطلق کوئی نقصان نہیں ہے. لیکن افترا پرداز اور تہمت باز اور ان کے اقوال پر عمل کرنے والے آخرت میں اپنا حال اچھی طرح سوچ رکھیں).

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۹) ذکرِ ولادت باسعادت جو وہابیہ کے نزدیک قطعاً حرام ہے۔ ہمارے حضرات مجلسِ میلاد کو مستحب اور ذکرِ ولادت کو موجبِ برکت وسعادت فرماتے ہیں۔ لیکن اُن بدعات اور قیود کو جو عوام نے دوسروں کی دیکھا دیکھی اور غیر مسلموں کی تقلید میں اس مقدس ومطہر ومزکّی ومصفا ذکر مبارک میں داخل کر لی ہیں بلکہ لازم سمجھ لی ہیں منع کرتے ہیں کیونکہ ثواب محض اتباعِ سنّت اور اتباعِ بزرگانِ دین میں ہے کفار ومشرکین کا اتباع باعثِ رحمت نہیں موجبِ لعنت ہے۔ جس کو زیادہ تفصیل دیکھنا ہو وہ "براہین قاطعہ اور طریقہ مولود شریف" میں دیکھے۔ ہمارے اوپر یہ الزام لگانا کہ ہم نفسِ ذکرِ ولادت شریف کے مخالف[1] ہیں یا معاذ اللہ اس ذکر مبارک کی توہین کرتے ہیں بہت بڑا

---

[1] حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۳ پر ارشاد فرمایا ہے:۔

"انعقاد مجلسِ مولود ہر حال میں ناجائز ہے" معترضین اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ مجلسِ مولود کو ہر حال میں ناجائز لکھ دیا۔ اس کا مفصّل جواب تو "ارشادات صالحین" میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں صرف اس قدر گذارش ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ شریفہ کا ذکرِ پاک اور چیز ہے اور مروّجہ رسمی "مجلسِ مولود" اور چیز ان دونوں کو ایک سمجھنا انتہائی غلطی ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اور ہمارے حضرات کی تمام تصنیفات میں جس جگہ بھی مجلس مولود کو منع فرمایا گیا ہے۔ وہاں یہی مجالسِ مروّجہ موضوعہ مراد ہیں۔ ذکرِ ولادت شریف کے متعلق اسی فتاویٰ رشیدیہ میں جابجا تصریحات موجود ہیں کہ وہ جائز ہے مستحب ہے۔ مندوب ہے اور باعثِ خیر وبرکت ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ

(باقی بر صفحہ ۴۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ظلم ہے۔ اور محض روٹیوں کا سوال ہے۔

(۱۰) محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ اور محبوب ترین مشغلہ یہ تھا کہ وہ اپنے عقائد خبیثہ کے متبعین کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہا کرتا تھا۔ اُن سے قتل و قتال کرنا اُن کے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال جائز بلکہ واجب کہا کرتا تھا۔ اب دیکھئے اس کے اس فعل اور عقیدے کا اتباع کون کرتا ہے ہمارے اکابر کرتے ہیں یا ہمارے مخالف۔ اس فیصلہ کے بعد نتیجۃً یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا متبع کون ہے۔

لطائف رشیدیہ صفحہ ۳۱ میں حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز حدیث "آخر رجلٌ یدخل الجنۃ" تشریح میں شفاعت وغیرہ کے متعلق ایک طویل بحث فرمانے کے بعد ارقام فرماتے ہیں کہ ایمان کا وہ درجہ کہ کسی ملک اور رسول کو بھی مفہوم نہ ہو عند اللہ موجب نجات و

(بقیہ صفحہ ۴۷) حصہ اوّل صفحہ ۷۰ پر ہے:۔

"نفس ذکر ولادت کو کوئی منع نہیں کرتا" اسی کے صفحہ ۱۰۹ پر ہے:۔

"الخ، ذکر ولادت مندوب (مستحب) ہے" اس میں کراہت قیود (پابندیوں) کے سبب آتی ہے پھر اسی کے صفحہ ۴۲ پر ہے:۔

"نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے مگر بہ سبب انضمام ان قیود کے (ان پابندیوں کے چسپاں اور لازم کر دینے کی وجہ سے) یہ مجلس ممنوع ہو گئی۔ ان تینوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نفس ذکر ولادت باسعادت کو تو مندوب و مستحب و موجب اجر و سعادت سمجھتے ہیں البتہ ان مجالس کو جن میں قباحتیں ہیں اور لوگوں نے ایک تفریح طبع اور کھیل تماشے کے طور پر جاری (باقی بر صفحہ ۴۹)

معتبر ہے پھر کسی مومن کو قطعی ناری نہ کہنا چاہیئے۔ اسی واسطے فقہائے امت علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ۔۔ اوجوہ میں اگر ایک وجہ بھی ایمان کی ہو سکے تو تکفیر مومن کی نہ کرنا چاہیئے سو یہ سو درجے فرمانا فقہاء کی تجدید نہیں بلکہ تکثیر ہے (یعنی یہ نہیں کہ سو درجوں پر حد لگا دی بلکہ یہ سو کا لفظ شرط کے لئے فرمایا ہے) اس لئے ہزار میں سے ایک وجہ بھی ہو تو تکفیر نہ کرے کہ ایمان کی بہت بڑی عظمت ہے۔ حضرات اس مختصر پر غور فرمائیے کہ ہمارے اکابر تکفیر مومن میں نجدیہ وہابیہ کے بالکل برعکس و برخلاف تکفیر مومن میں کس قدر احتیاط فرماتے ہیں۔

اب دوسرا پہلو ملاحظہ فرمائیے:۔

حسام الحرمین مولفہ مجدد بریلوی کے صفحہ ۲۵ پر ہے۔ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ درر اور غرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔"

اب انہی کے الفاظ مبارک میں ان "کافروں" کی نام بنام فہرست بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ حسام الحرمین کے صفحہ ۴۲ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہیں

(بقیہ صفحہ ۴۸) کر کے اس مقدس و معظم ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو منسوب کر دیا ہے منع فرماتے ہیں"۔

لہ مجدد بریلوی نے تمام عمر میں اگر کسی کی تکفیر کا صحیح فتویٰ دیا ہے تو وہ قادیانی کی تکفیر ہے ۱۲ ؎

جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انھیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شک نہیں۔"

دیکھا آپ نے ایک جنبش قلم سے دنیائے اسلام کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو جس میں علماء عابد زاہد متقی پرہیزگار اور اولیاء اللہ بھی شامل ہیں کس طرح دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر بنا دیا گیا۔ کہ علمائے دیوبند کو اہلِ حق اہلسنّت والجماعت پکّا حنفی اور سچّا دیندار مسلمان جاننے والے اللہ کے فضل و کرم سے تمام دنیائے اسلام میں موجود ہیں اور سوائے ایک اعلیحضرت مجدد بریلوی اور اُن کے متبعین کے اور تمام دنیائے اسلام کے علماء و فضلاء و صلحاء حضرات علمائے دیوبند کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں (اس کی تفصیل اگر دیکھنا چاہیں تو۔ "المہند" میں ملاحظہ فرمائیں) اب سوچئے کہ اس فتوائے تکفیر کا اثر کہاں کہاں تک پہنچے گا۔ اور اللہ کی وسیع دنیا میں سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور نام لیوا کتنے باقی رہ جاتے ہیں۔ یہی تو پورا اتباع ہے نجدیوں کا وہ بھی اپنے علاوہ سب کو کافر مشرک کہتے تھے اور یہ حضرات بھی۔ پھر بتلائیے وہابی کون ہوا۔ پھر طرفہ یہ کہ متنازعہ فیہا عبارات کے مطالب خود ان کے مصنفین نے بیان کئے۔ جن مضامین کی بنا پر یہ فتویٰ دیا گیا اُن سے برّیت اور بیزاری کا علی الاعلان اظہار کیا۔ جن مضامین کا اُن پر افترا کیا گیا وہ انھیں خبیث کہیں تمام عمر ان کے دلوں میں اُن کا خیال بھی نہ گذرے اس کے معتقد کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہیں ساری عمر ہو جائے۔ یہ مطالبہ کرتے کرتے کہ خدارا ہماری تصانیف میں کفریہ، ملعونیہ، مضامین صراحتاً تو کجا اشارۃً اور لزوماً ہی ثابت

کردو لیکن نہ کرسکیں۔ لیکن پھر بھی یہی حکم جاری رہے کہ "ہر کہ شک آرد کافر گردد" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. وائے گر در پس امروز بود فردائے ما۔

مسلمانو! خدارا فیصلہ کرو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو اور اس کے اتباع میں تکفیر مومن کرنیوالا کون ہے؟

(مسلمانو! ہم تمہیں خدائے وحدہ لاشریک کی عظمت وجلال اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعزت کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ خدا کے لئے ہماری مذکورہ بالا چند سطور کو انصاف وغور کی نظروں سے ملاحظہ فرمالیا جائے اور ایمانداری و دیانت داری سے تحقیق کرکے جو کچھ فیصلہ فرمائیں آپ خود فرمائیں۔ ایک شخص کے ساتھ حسن اعتقاد کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو کافر، مرتد، بے ایمان سمجھنا پھر وہ بھی ایسا قطعی کہ جو ان کو کافر نہ کہے۔ کافر کہنے میں شک تردد، تامل، احتیاط کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے اور کونسی سعادت ہے۔ آخر خدا کے سامنے جانا ہے کیا جواب دوگے؟)

یہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے مختصر عقائد ہیں اگر آپ کو اسلام اور سنت خیر الانام علیہ السلام کی حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہے تو ان حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ ختم شد

(نوٹ) اس کتاب میں جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے، ان میں سے اکثر کتابیں اس وقت بھی آپ ہم سے طلب کرسکتے ہیں۔ مثلاً۔ براہین قاطعہ، امداد السلوک اردو مع عربی، فتاویٰ رشیدیہ مکمل، المہند علی المفند، دلائل الخیرات مترجم، قصیدہ بردہ مترجم مع شرح، اور طریقۂ مولود وغیرہ۔ ملنے کا پتہ: عظیم بکڈپو (جامع مسجد) دیوبند (یو، پی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علمائے حق پر اہل غرض کے مظالم

گھائل تری نظروں کا بنوعِ دگر ہر ایک
زخمی کچھ ایک بندۂ درگار ہی نہیں ہے

سُنّی بھائیو! اس کارزار عالم میں حق و باطل کا معرکہ ہمیشہ گرم رہا اہلِ غرض نے اہلِ حق کے انوارِ صداقت اپنی مکر و دجل کی پھونکوں سے بجھانے کی ہمیشہ سعیِ ناکام کی۔ اور نہ صرف علماء و مشائخ اُمت کو نشانۂ تیر مصائب بنایا۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذاتیں بھی ان کی خباثتِ طبعی سے محفوظ نہ رہیں۔ یہاں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتایا جاتا ہے کہ اس وقت تک حق گو علماء اور مشائخ اُمت کے ساتھ اُمت نے کیا کیا سلوک کیا۔

صحابۂ کرام! حضرت ابو بکر صدّیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان حضرات کے تمام مخلصین و خدام صحابۂ کرام پر روافض نے (معاذ اللہ) کفر کا فتویٰ دیا جو اب تک جاری ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے تمام خدام صحابہ و تابعین علیہم الرضوان پر خوارج نے (معاذ اللہ) کفر کا فتویٰ دیا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس چچا کے بیٹے حضرت عبد اللہ ابن

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عباس رضی اللہ عنہ پر اہلِ غرض نے تفصیل بالرّائے کا الزام لگایا۔ کہ یہ بے سمجھے بوجھے قرآنِ عزیز کی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو منافق کہا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو جلیل القدر صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جاہل کہا گیا اور خلیفۂ وقت کے پاس شکایت کی گئی کہ ان کو نماز بھی پڑھنا نہیں آتی [1]

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا گیا کہ (معاذ اللہ) یہ بت پرستوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔

ائمہ و علمائے کرام۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ دیا گیا۔ بعض نے جاہل کہا بعضوں نے بدعتی بتایا آخری درجہ یہ ہے کہ حکومتِ عباسیہ نے کوڑے لگوائے۔ ٹانگ میں رسّی بندھوا کر گلی کوچوں میں کھچوایا گیا۔ جیل خانہ میں قید کیا گیا۔ وہیں انتقال فرمایا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر امام کو بدزبانوں نے (معاذ اللہ) "ابلیس" کا خطاب دیا اور ان کے مرنے کی دعائیں کیں۔ عراق و مصر کے علماء نے اُن پر یہاں تک تہمتیں لگائیں کہ حکومتِ وقت نے ان کو جلا وطن کر دیا اور یمن سے دارالسلام تک ایسی بے حرمتی و بے عزّتی سے قید کر کے بھیجے گئے کہ ہزاروں آدمی ملامت کر رہے تھے اور گالیاں دے رہے تھے اور حضرت امام ان کے جمگھٹے میں سر جھکائے ہوئے خاموش تھے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مصیبت لکھتے ہوئے قلم تھرّاتا

---

[1] مجموعہ تقاریر نواب محسن الملک مہدی علی خاں ص ۱۲ [2] حق گو علماء مطبوعہ مکتبۂ ادب دہلی۔

ہے مختصر یہ کہ ظالموں کے ظلم کی وجہ سے ۲۵ برس تک جمعہ و جماعت کے لئے بھی باہر نہ نکل سکے اور ایسی ذلت سے قید کئے گئے کہ جسکے سنے سے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے اس بیدردی سے ان کی مشکیں باندھی گئیں کہ باہوں سے ہاتھ اکھڑ گیا۔ پھر اونٹ پر سوار کرائے گئے اور زور دیا کہ جس مسئلہ کو وہ دل سے برا جانتے تھے اسکو صحیح کہیں لیکن حق پرست امام رحمۃ اللہ علیہ نے اونٹ پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہ جانتا ہو وہ جان لے کہ مالک اس کا بیٹا ہوں اور صاف کہتا ہوں کہ "طلاق المکروہ لیس بشئ" جس بات کو حق جانتا ہوں اس کے خلاف ہرگز نہ کہوں گا اس پر ستر کوڑے نہایت بیدردی سے مارے گئے اور قید رکھے گئے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ کی مصیبت سب سے بڑھ کر ہے ۲۸ ماہ قید رکھے گئے بھاری بھاری زنجیروں سے پاؤں زخمی ہو گئے تھے اور ظالموں نے اتنا ذلیل کیا کہ محلوں میں بلائے جاتے۔ اور لوگ ان کے طمانچے مارتے اور چہرۂ مبارک پر تھوکتے۔ اور ہر شام جیل سے نکال کر چوکوں اور بازاروں میں کھڑا کر کے انکے کوڑے مارے جاتے۔ ابی داؤد معتربی کہتا کہ ان کو قتل کر دو، اور یہ عذاب و سزا اس قصور کے بدلے میں تھی کہ وہ ایک غلط مسئلے میں اس زمانے کے خود غرض علماء کی موافقت نہ کرتے[1] تھے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اہل وطن نے نکال دیا[2]۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے شہید کیا حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کا

---

[1] تذکرہ [2] مشاہیر علماء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لقب حجۃ الاسلام ہے مگر خود غرض علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا اور ان کی کتابوں کو (جن میں خالص قرآن وحدیث کی تفسیر ہے) جلا دینا بلکہ اُن کتابوں پر لعنت کرنے کو ثواب بتایا۔ چنانچہ احیاء العلوم جیسی مقدس کتاب کے مسوّدوں کو جلا دیا گیا[1]

صوفیا و مشائخ۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے وقت کے فتوے پر جلا وطن کیا۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت ذلّت کے ساتھ مصر سے جلا وطن کر کے بغداد بھیجا۔ اور خود غرض مولویوں کی ایک جماعت ان کے ساتھ روانہ کی گئی کہ وہاں جا کر بھی ان کے (معاذ اللہ) کافر و زندیق ہونیکو مشہور کریں۔

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کو باوجود اس قدر جلیل القدر امام ہونیکے علمائے سوء نے مرتد کہا حضرت سعید خزار رحمۃ اللہ علیہ پر بھی کفر کا فتویٰ دیا گیا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے وقت نے کافر کہکر اس قدر تنگ کیا کہ وہ اعلانیہ مسائل توحید زبان پر نہ لاسکے حضرت محمد بن فضل بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اس قدر عظمت و بزرگی کے علمائے بد باطن کے ہاتھوں اس قدر تکلیف اٹھائی کہ گلے میں رسّی ڈالدی جاتی اور گلی کوچوں میں گھسیٹا جاتا۔ حضرت امام بن حسن رازی رحمۃ اللہ علیہ کو "رے" کے علمائے خود غرض نے جلا وطن کرایا۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ دیا اور ان کے پاس بیٹھنا بھی گناہ قرار دیا گیا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جو امام الموحدین

---

[1] الغزالی

کبریتِ احمر اکسیر اعظم اور شیخ الطائفہ جیسے معزز خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں ان کی نسبت علماء نے فتویٰ دیا کہ۔ کفرہٗ اشدّ من کفرِ الیہود والنصاریٰ (اس کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے زیادہ سخت ہے)

امامِ ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ پر کفر کا فتویٰ دیا گیا۔ بادشاہِ وقت جہانگیر نے ان کی ڈاڑھی کے بال نچوائے اور گوالیار کے قید خانے میں قید کیا۔ امام العلماء حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کو قرآنِ مجید کے ترجمہ کرنے پر فتحپوری مسجد دہلی میں نماز کے وقت قتل کرنا چاہا۔ اور خود غرض ملاؤں نے ان پر گمراہ اور بدعتی ہونے کا فتویٰ لگایا اور سب سے زیادہ یہ کہ امیر الامراء نجف خاں ایرانی نے ازالۃ الخفا کتاب لکھنے کی وجہ سے اُن کے "پیچھے" اتروا دیئے[1]۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ اور شاہ عبدالقادرؒ کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کہ دہلی سے انکو نکالا گیا اور یہ حکم تھا کہ فیض آباد تک پا پیادہ جائیں[2]۔

(ماخوذ از اخبار حریت دہلی بابت جنوری ۴۷ء)

یہ داستان نہایت طویل ہے اس قدر مختصر میں اسکی گنجائش نہیں۔ صرف بتانا مقصود ہے۔ کہ کوئی زمانہ اور وقت ایسا نہیں آیا جبکہ حق گو علماء پر نفس پرست علماء نے الزامات لگا کر ان کی توہین و تذلیل نہ کی ہو۔

آج اگر علمائے دیوبند کنز اللہ تعالیٰ سوادہم پر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے انکی کتابوں کو جلا دینے کے قابل سمجھا جاتا انکے پاس آنا جانا کفر قرار دیا جاتا ہے تو یہ کوئی تعجب نہیں ہے۔ مسلمان کا فرض ہیکہ وہ غور و خوض کرے۔ تحقیق کرے اور جہاں تک ہو سکے محض سنی سنائی باتوں میں آکر اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرکے اپنا ایمان ضائع نہ کرے اور ان کے فیض سے محروم نہ ہو۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

---

[1] امیر الروایات [2] اسیر مالٹا۔